عقیدے سے متعلق
اہم فتاوے
(ما خوذاز: فتاوی ارکان اسلا م)

فتاوى مهمة تتعلق بالعقائد
(مقتبسة من فتاوى أركان الإسلام)
(باللغة الأردية)

تالیف

سماحة الشيخ عبد العزيزبن عبد الله بن بازرحمہ

سابق مفتی اعظم سعودی عرب

جمع وترتیب

محمدبن شايع بن عبد العزيزالشايع حفظه الله

ترجمة

ابوالمکرم بن عبد الجلیلرحمہ- عتیق الرحمن اثری حفظہ اللہ

مراجعة (نظرثانی)

شفیق الرحمن ضیا ءاللہ مدنی

نشرواشاعت

دفترتعاون برائے دعوت وارشاد (شعبہ بیرونی شہربان)
سلطانہ - ریاض - سعودی عرب

الناشر

المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة
الرياض –المملكة العربية السعودية



بسم الله الرحمن الرحيم

m

الحمد لله اللذي خلق الثقلين لعبادته ،وأرسل الرسل بذالك ، عليهم الصلاة والسلام ، وبيَّن في كتابه العزيز وسنتة رسوله الأمين تفاصيل هذه العبادة التي خُلِقوا لها، وأوجب علي العباد أداء مافرض عليهم منها وترك ما حرَّم عليهم عَن إخلاص له سبحانه ورغبةٍ ورهبةٍ،ووعدهم علي ذلك الأجر العظيم والنَّعيم المقيم في دار الكرامة ،وأشهد أن لاإله إلا الله وحده لاشريك له ،وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وخليله ،صلي الله عليه وآله وأصحابه، ومن تبعهم بإحسان إلي يوم الدين ،أماَّ بعد :

هر قسم كي تعريف الله كے لئے ہے جس نے اپنی عبادت كے لئے جن وانس كی تخليق فرمائی ،انبياء ورسل عليہم الصلاة والسلام كی بعثت كا سلسلہ جاری كيا اوراپنی كتاب قرآن مجيد ميں اوراپنے رسول امين **r** كی سنت ميں اس عبادت كی تفصيلات بيان فرمائيں ،ساتہ ہی بندوں پريہ واجب قرارديا كہ اخلاص كے ساتہ الله تعالی سے ثواب كی اميد ركہ كراور اسكے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس كے فرائض كی ادائيگی كريں اور محرمات سے بچيں ،پھر بندوں كے اس عمل كے بدلے ميں الله نے ان سے اجر عظيم كا اوردارکرامت (جنت) ميں دائمی نعمتوں كا وعده فرمايا- ميں شہادت ديتا ہوں كہ الله كے سوا كوئی معبود برحق نہيں ، وه يكتا ہے ، كوئی اسكا شريک نہيں ، اور يہ بھی شہادت ديتا ہوں كہ – محمد **r** –الله كے بندے اوررسول وخليل ہيں ، آپ پر اورآپ كے آل واصحاب پر اورتاقيامت ان كی سچی پيروی كرنے والوں پر الله كی طرف سے رحمت وسلامتی نازل ہوتی رہے –امابعد:

اركان اسلام :عقيده،نماز،زكواة ،روزه اور حج سے متعلق سوالات كے يہ اہم جوابات ہيں ، جن كو ميں نے ايک كتاب كی شكل ميں اكھٹا كرديا ہے ، تاكہ ہر مسلمان كے لئے انكا پڑھنا اوران سے استفاده كرنا آسان ہوجائے ،اس كتاب كا نام ميں نے "تحفة الإخوان بأجوبة مهمةتتعلق بأركان الإسلام" (يعنی اركان اسلام سے متعلق اہم فتاوے) ركھا ہے-

ميں الله تعالی سے دعا گوہوں كہ وه اس كتاب كے ذريعہ مسلمانوں كو فائده پہنچائے ، اور جن لوگوں نے اس كی نشرواشاعت ميں حصہ ليا ہے ان كو اجر عظيم سے نوازے ، بيشک الله تعالی بڑا كرم نواز اورسخی ہے -

وصلی الله علی نبينا محمد وآلہ وصحبہ

عبد العزيز بن عبد الله بن باز
مفتی اعظم سعودی عرب
رئيس مجلس كبار علماء
رئيس اداره علمی تحقيقات وافتاء

سوال 1 :

بعض اسلامی معاشرے میں بہت سی خلاف ورزیاں پائی جاتی ہیں ، جن میں سے بعض کا تعلق تو قبروں سے ہے ، اور بعض کا تعلق حلف و قسم اورنذروغیرہ سے ہے ، اورچونکہ ان میں سے بعض شرک اکبر کے قبیل سے ہوتی ہیں جن کے کرنے سے انسان دین سے خارج ہوجاتا ہے ، اوربعض اس سے ہلکی ہوتی ہیں ، اس لئے ان کے احکام بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتے ہیں ، اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ ان لوگوں کے لئے مذکورہ مسائل کے احکام تفصیل سے بیان کردیں ، اور عام مسلمانوں کو بھی ان امور میں سستی وکاہلی برتنے سے منع کرتے ہوئے نصیحت فرمادیں ؟

جواب :

الحمد لله ،وصلى الله على رسول الله، وعلى آله وأصحابه ومن اهتدي بهداه ،أما بعد:

بہت سے لوگوں کو اس بات کی تمیزہی نہیں ہوپاتی کہ قبروں کے پاس کیا کیا چیزیں مشروع ہیں ، اور کو ن کون سے کام شرک اوربدعت ہیں ، جبکہ بہت سے لوگ جہالت اوراندھی تقلید کے سبب بعض اوقات شرک اکبر میں مبتلا ہوجاتے ہیں ، ایسی صورت میں ہرجگہ کے علماء پرواجب ہے کہ وہ لوگوں کے لئے دین کو واضح کریں ، توحید اور شرک کی حقیقت ان سے بیان کریں ، اورساتھ ہی ساتھ وہ انہیں شرک کے اسباب ووسائل نیز ان کے اندر پھیلی ہوئی نوع بنوع بدعتوں سے آگاہ کریں ،تاکہ وہ ان سے اجتناب کرسکیں ،الله تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ r{ & $‹ ! ª B,»VŠ $S ûïÏ%©!$# (qè?ré& ©!$# = »GÅ3ø9$# ¼çmZãÏiu;çFt9 ¼çmRqßJçFõ3s? Ÿwr Ä $Z=9 ﴾ آل

عمران187:]

اور(اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو)جب الله تعالی نے کتاب والوں سےعہد لیاکہ تم اس کتاب کو (جوتمہیں دی گئی ہے) لوگوں سے (صاف صاف) بیان کردینا اوراسے چھپانا نہیں-

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿ bÎ) ûïÏ%©!$# tbqßJçFõ3tƒ !$tB $uZø9t“Rr& z`ÏB ÏM»oYÉit7ø9$# 3“y‰çlù;$#ur .`ÏB Ï‰÷èt/ $tB çm»¨YÈi t/ Ä¨$Z=9 Î’

$#G»tGÅ3ø9$# y7Í´¯»s9'ré& ãNåkß]yèù=tƒ ª!$# ãNåkß]yèù=tƒur šcqãYÏè»¯=9$# ÇÊÎÒÈ žwÎ) šúïÏ%©!$# (#qç/$s? (#qßs=ô¹r&ur (#qã¨t/ur

í»9ré' š• qè& Ûü Nåk÷Žn=tæ 4 $R&r 5>#§q9$#O ÞŠÏm9$#ü ÇÊÏÉÈ البقرة]

بے شک جو لوگ ہماری اتاری ہوئی کھلی نشانیوں اورہدایت کی باتوں کو کتاب (تورات) میں ہمارے لوگوں سے بیان کردینے کے بعد چھپاتے ہیں ، یہ وہی لوگ ہیں جن پر الله لعنت کرتا ہے اورسب لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں ،مگر جنہوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے اورکھول کربیان کردیا ،تو ان

کی توبہ میں قبول کرتا ہوں ، اور میں بہت توبہ قبول کرنے والا ، مہربان ہوں –
نبی **r** کا ارشاد :
"جو کسی بھلے کام کی رہنمائی کرے گا تو اسے بھی اس کام کے کرنے والے کے برابر اجرملے گا "(صحیح مسلم)
نیز آپ **r** نے فرمایا :
"جوراہ ہدایت کی دعوت دے گا تو اسے بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجرملے گا " اوریہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا ، اورجو راہ ضلالت کی طرف بلائے گا تو اس کے اوپر بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا " اوریہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کرے گا" (صحیح مسلم)
نیز صحیحین میں معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی **r** و نے ارشاد فرمایا :
"اللہ تعالی جس شخص کے ساتہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجه عطا کردیتا ہے"
علم کی نشر واشاعت اورلوگوں کو اسکی ترغیب دلانے ، نیز علم کو چھپانے یا اس سے بے رخی برتنے سے دور رہنے کے سلسلہ میں اوربھی بہت ساری آیات واحادیث وارد ہیں-
البتہ قبروں کے پاس جو طرح طرح کے شرک وبدعات اکثرملکوں میں کئے جاتے ہیں توبہ یہ چیز بالکل عیاں ہیں، اس پر خصوصی توجہ دے کر لوگوں کواس کی حقیقت سے آگاہ کرنا اوراس کے انجام سے ڈرانا چاہئیے، مثلاً مردوں کوپکارنا ، ان سے فریاد کرنا ، اوربیماروں کے لئے شفا اوردشمنوں پر فتح وغیرہ کا سوال کرنا ، یہ سارے کام شرک اکبر ہیں جوزمانہ جاہلیت میں لوگ

کیا کرتے تھے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ $pkš‰r'¯»tƒ â¨$¨Z9$# (#r߉ç6ôã$# ãNä3/u‘ "

{=)öNä3ª=yès9 tbqà)Gs? ÇËÊÈ البقرة]

اے لوگو! اپنے پروردگار کی بندگی کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ،تاکہ تم پرہیزگارہوجاؤ-

اور فرمایا ﴿ $tBur àMø)n=yz £`Ågø:$# }§RM}$#ur žwÎ) Èbr߉ç7÷èu‹Ï9 ÇÎÏÈ الذاریات] اورمیں نے

جن اورانسان کو اسی لئےپیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں –

اورفرمایا :﴿ 4Ó|Ós%ur y7•/u‘ žwr& (#ÿr߉ç7÷ès? HwÎ) çn$ƒÎ) ﴾ الإسراء:23] اورتیرے

پروردگارنے یہ حکم دیا کہ اس کے سوا کسی اورکی بندگی نہ کرو - اورفرمایا:

﴿ !$tBur (#ÿrâÉDé& žwÎ) (#r߉ç6÷èu‹Ï9 ©!$# tûüÅÁÎ=øƒèC ã&s! tûïÏe$!$# uä!$xÿuZãm ﴾ (سورة البينة:5)

حالانکہ اہل کتاب کو یہی حکم ہواتھا کہ وہ یکسو ہوکرخالص اللہ ہی کی بندگی کریں-

اس معنی کی اوربھی بہت سی آیتیں موجود ہیں –
جس عبادت کے لئے اللہ تعالی نے جن اورانسان کوپیدا کیا اور جس کا انہیں حکم دیا وہ یہی توحید عبادت ہے،یعنی نماز،روزہ،زکوۃ،حج قربانی ،نذراور انکے علاوہ ہرطرح کی عبادت واطاعت کو اللہ کے لئے خاص کردیا جائے، اللہ تعالی

کا ارشاد ہے :﴿ û̈ü̈ï̈›»è̈$$Ê ‘ ﻧ † Î$JBr “ $‹tƒur ’Å̈Ý̈r ’Îẍ ¹ b̈Î ©® ﴾

[الأنعام ÇÊÏÌÈ û̈üïÎó ¤$Ãr& $R&r ß̈Ñ̈é̈B 7Ö‹Î r ¼ç9 7ƒÎŸ Ÿ ÇÊÏËÈ

(اے پیغمبر) کہ دیجئے بیشک میری نماز اورمیری قربانی اور میرا جینا اورمیرا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جوسارے جہان کا پروردگار ہے ، اسکا کوئی شریک نہیں، اورمجھے یہی حکم ہوا ہے ،اور میں (اس امت میں) سب سے پہلا مسلمان ہوں- مذکورہ آیت میں "نسک" سے مراد عبادت ہے ،

اورقربانی بھی عبادت کی ایک قسم ہے- اورفرمایا:﴿ $R̈Î ä&Ü̈ø¯» •š$$3öq•0• ÇÊÈ

[العصر ÇÌÈ ǔö/Ÿ $qè š• ¥R$© žc Î ÇËÈ ö̈Ù$t 7Îh•9 ©|Áù

(اے پیغمبر) ہم نے آپ کو کوثرعطا کیا ہے، تو (اسکے شکر میں) اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اورقربانی کیجئے –
اورنبی کریم **r** نے ارشاد فرمایا :
"اللہ لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لئے قربانی کی "(صحیح مسلم)
بروایت امیر المومنین علی بن ابی طالب **t** کا ارشاد ہے :﴿ b&r $$J ¡ |»É‰ ﻧ

[الجن ÇÊÑÈ #‰n& «! $ì B (qã‹ô? Ÿxù

اور مسجدیں اللہ ہی (کی عبادت) کے لئے ہیں ، تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو-

اورفرمایا :﴿ `Br ƒ‰ô‰ã B ì$ «! $g»9Î #ä z• Ÿw çµs9 `»d•ö/ ¾ÏmÎ/ ¼çm$ R¯JÎ$ m$¡Ïm ¼çµs9 çÙ‰Z‰

[المؤمنون ÇÊÊÐÈ brãÏÿ»3$$Ï ßxÎ=øÿã Ÿw ¼çmR̈Î ¾ÏmÎ‘

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کوپکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں ، تو اللہ ہی کے پاس اس کا حساب ہونا ہے ، بیشک کافر کامیاب نہیں ہونگے-

اورفرمایا :﴿ $B ¾ìhÏrß `Ï šc qãã6? ûïÏ%©!$# Û• ìãß ù&#' ç9 Nä3š‘ ª!$# Nà6 Ï9ºŒ

ŽÏJôÜ%s f GŒÏB šcqä3Î=ôJtƒ $tB ¾ÏmÏRrß `Ï šc qãã6? bÎ) Ç É ËAÜ Ö%`Ï šc qãâ‹ Ï

[الفاطر ÇÊÍÈ 9Î7 z @÷WÏB 7 ¥Îm7tR šWr Nä3Å2 ŽÅ Î brãàõ3 ƒ pJ»š Ï)ø9$#P öqtƒur ö/ä39

یہی اللہ تمہارا رب ہے ،اسی کی بادشاہت ہے ، اور(اے مشرکو)جن کو تم اسکے سوا پکارتے ہو وہ گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ،اگر تم ان کوپکارو تو وہ تمہاری پکارنہ سنیں، اوراگر سن بھی لیں تو تمہارا کام نہ بناسکیں ،اورقیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کردیں گے، اورتم کو (اللہ) خبررکھنے والے کے برابر کو ئی خبر نہیں دے سکتا –

مذکورہ بالاآیا ت میں اللہ تعالی نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کے لئے نماز پڑھنا اورقربانی کرنا، نیز مردوں ،بتوں ،درختوں اورپتھروں کو پکارنا یہ سب اللہ کے ساتھ شرک اورکفر کرنا ہے، اور اللہ کے سوا جن جن چیزوں کو پکاراجاتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یافرشتے ، ولی ہوں یا جن ، بت ہوں یا کچھ اور، انہیں اپنے پکارنے والوں کے نفع ونقصان کا کوئی اختیار نہیں، اوراللہ کو چھوڑ کر انہیں پکارنا شرک اور کفرہے، ساتھ ہی اللہ تعالی نے یہ بھی واضح کردیا کہ اول تویہ اپنے پکارنے والے کی پکار سن نہیں سکتے ، اوراگر بالفرض سن بھی لیں تو ان کا کچھ بنا نہیں سکتے –

لہذا تمام مکلف جن اورانسان پر واجب ہے کہ وہ خود ایسے کاموں سے بچیں اوردوسروں کو بھی ان سے دوررہنے کی تاکید کریں ، اورکھول کربیان کردیں کہ یہ سب کام باطل اوررسولوں کی لائی ہوئی توحید واخلاص کی دعوت کے منافی ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ r9) ô‰s/ Zè÷W$Z Î’ 2à@è÷é Bž7 §ßqwš & Âc

[النحل :36 ﴾ Nqãö Ü9$#(qç7Ï GôÛ_$# ©!$#(r‰ßç6ãã$

اورہم تو ہر قوم میں ایک پیغمبر(یہ حکم دیکر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ کی بندگی کرو اورطاغوت سے بچے رہو-

اورفرمایا : ﴿ $Br&!$ tZù™ö`Ï B `Ïî6% š• `Ï B §ßqß@ ž wÎ) qçR ÛÇ)ø@ î ½qçR tw Î)9»m

[الأنبياء ÇËÎÈ bèr‰ßç7ãã$ $R&! wÎ)

اورہم نے آپ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجے اس پر یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ، تو میری ہی بندگی کرتے رہو-

نبی r تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ، انہیں شرک سے ڈراتے اور کلمۂ لاإلا إلا اللہ کا مفہو م واضح کرتے رہے، تو کچھ لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کی اوراکثر نے غرور وتکبر میں آکر آپ کی

اتباع وفرمانبرداری کرنے سے انکار کردیا، پھر آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اوروہاں انصار اورمہاجرین کے درمیان اللہ کی دعوت کو پھیلایا ، اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور امراء اوربادشاہوں کے پاس خطوط لکھکر ان کے سامنے اپنی دعوت اور لائی ہوئی شریعت کو واضح کیا ، اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام مصیبتوں پر آپ نے اورآپ کے صحابہ رضي الله عنهم نے صبر کیا، یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب ہوا اورلوگ اللہ کے دین میں جوق درجوق داخل ہوئے ، توحید کا بول بالاہو ا اورمکہ ومدینہ اورسارے جزیرہ عرب سے آپ **r** کے اور آپ کے بعدآپ کے صحابہ کے ہاتوں شرک کا خاتمہ ہوا، آپ کے بعد دعوت دین کی ذمہ داری آپ کے صحابہ نے سنبھالی اوراسکے لئے مشرق ومغرب میں جہاد کا پرچم لہرایا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا ،روئے زمین پر ان کی سلطنت قائم ہوئی ، اور اللہ کے وعدہ کے مطابق اس کا دین تما م دینوں پر غالب ہوا، جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

Çƒ$!$ ’?ã ¼çŸ•ôqß™u‘ 3“y‰ßgø9$$Î/ Èûïƒur Èd,ysø9$# ¼çnt•Îgôàã‹Ï9 ’n?tã ÈûïƒÏe$!$ ¾Ï&Íj#ä.

[التوبة ÇÌÌÈ šc qä.Î ô³ßJø9$# on•Ÿ2 öqs9ur]

وہ اللہ ہی ہے جس نے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اورسچا دین دے کر اس لئے بھیجا کہ اس کو ہردین پر غالب کردے، گو مشرکوں کو برالگے-

اسی طرح بدعت اورشرک کے اسباب ووسائل میں سے وہ تمام کام بھی ہیں جو قبروں کے پاس کئے جاتے ہیں ، مثلا قبروں کے پاس نمازپڑھنا ، قرآن کی تلاوت کرنا اورانکے اوپر مسجد اورقبے تعمیر کرنا ، یہ سارے کام بدعت ،خلاف شرع اورشرک اکبر کا ذریعہ ہیں ، اوریہی وجہ ہے کہ رسول **r** نے ارشاد فرمایا :" یهود ونصاری پراللہ کی لعنت ہو ،انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گا ہ بنا لیا " (متفق علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا)

نیز صحیح مسلم میں جندب بن عبد اللہ **t** سے روایت ہے کہ نبی **r** نے ارشاد فرمایا :" سنو!تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اوربزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے ، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گا ہ نہ بنانا ، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں "

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں اوراس مفہوم کی دیگر حدیثوں میں آپ **r** و نے اس بات کو واضح کردیا ہے کہ یہود ونصاری اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گا ہ بنا لیا کرتے تھے ، اورپھر آپ نے اپنی امت کو ان کی مشابہت اختیارکرکے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے ، ان کے پاس نماز پڑھنے ،یا قیام کرنے ، یا قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے ، کیونکہ یہ سارے کام شرک کے اسباب ووسائل میں سے ہیں ، اورایسے ہی قبروں پر عمارت اورقبے بنانا اوران پر چادریں چڑھانا بھی شرک اورمردوں کے حق میں غلو کا سبب ہے، جیساکہ یہود ونصاری نے نیز امت محمدیہ کے جاہل عوام نے کیا ، یہاں تک کہ انہوں نے مُردوں کی عبادت کی ، ان کے لئے قربانی کی ، ان سے فریاد کیا ، ان کے لئے

نذر مانی اور ان سے بیمار کے لئے شفا اوردشمنوں پر فتح وغلبہ کا سوال کیا ، اوریہ ساری باتیں اس شخص سے مخفی نہں جس نے حسین ، بدوی ، شیخ عبد القادر جیلانی اور ابن عربی وغیرہ کی قبروں پر ان سب خرافات کا مشاہدہ کیا ہو ، واللہ المستعان ولا حول ولا قوۃ إلاباللہ-

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول **r** نے قبروں کو چونا گچ کرنے ، ان پر بیٹھنے اورعمارت بنانے اوران پر لکھنے سے منع فرمایا ہے، اوریہ ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ سارے کام شرک اکبر کا ذریعہ ہیں –لہٰذا تما م مسلمانوں پر –خواہ حکومتیں ہوں یا افراد – واجب ہےکہ وہ شرک وبدعات سے دور رہیں اورجب انہیں دین کے کسی معاملہ میں اشکال ہوجائے تو ان علماء سے دریافت کرلیں جو عقیدہ کی درستگی اورسلف صالحین کے نقش قدم پرچلنے میں مشہور ومعروف ہیں ، تاکہ وہ علم وبصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرسکیں ، جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ù (pèó ÿ!$ÿ©d& bÎ Ìò2

ä ÖĘZ ÿw ?è-ß q c š È ÇÐ الأنبیاء]

اگرتم نہ جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھ لو-

اور نبی **r** نے ارشاد فرمایا:"جوشخص علم کي طلب میں کوئی راستہ چلے گا تو اللہ اس کے لئے اس کے بدلے جنت کا راستہ آسان کردےگا" اورفرمایا : "اللہ تعالی جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ عطا کردیتا ہے" اوریہ بات معلوم ہے کہ بندوں کی پیدائش بے مقصد نہیں ، بلکہ انہیں ایک بڑی حکمت اوربہترین مقصد کے پیدا کیا گیا ہے ، اوروہ ہرچیزسے بے نیاز ہو کرصرف اللہ کی عبادت کرنا ہے،جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} (56) سورة الذاريات] اور میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں-

نیز یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس عبادت کی جان کاری کتاب وسنت کے اندر غوروتدبر کرکے، اللہ اور اس کے رسول نے جن عبادات کا حکم دیا ہے ان کی معرفت کرکے ، اور اشکال کے وقت اہل علم سے دریافت کرکے ہی حاصل ہوگی، پس اس طریقہ سے اللہ کی عبادت کی معرفت حاصل کی جائے گی جس کے لئے اللہ نے بندوں کوپیدا کیا ہے، اور مشروع طریقہ پر اسے اداکیا جائے گا، اوراللہ کی رضا وخوشنودی اوراس کے کرم سے سرفرازی نیز اس کے غضب وعقاب سے نجات کا یہی واحد راستہ ہے – اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے ، انہیں دین کی سمجھ عطا کرے ، نیک اور بہترین لوگوں کو ان کا حاکم بنائے ، ان کے رہنماؤں کی اصلاح فرمائے ، اور ان کے علماء کو اپنی دعوت وتعلیم اورنصیحت وارشاد کی ذمہ داری اداکرنے کی توفیق دے –آمین

شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ غیر اللہ مثلاًنبیوں کی قسم، کسی کے سر کی ، کسی کی زندگی کی ، اورامانت اوربزرگی کی قسم کھائی جائے ، نبی **r** کا

ارشاد ھے: "جسے قسم کھانی ہی ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے " (متفق علیہ) اورفرمایا:
"جس نے اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا "اس حدیث کو امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ امیر المومنین عمربن خطاب t سے روایت کیا ہے –
اورفرمایا :"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا " اسے ابوداؤداورترمذی نے بسند صحیح ابن عمرd سے روایت کیا ہے-اورفرمایا:
"جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں "
اورفرمایا :
"لوگو! تم اپنے ماں باپ کی اور شرکاء کی قسم نہ کھاؤ ، اورجب اللہ کی قسم کھاؤ تو سچ بات ہی پر کھاؤ" – اس مفہوم کی اور بھی بہت ساری احادیث مروی ھیں -
غیر اللہ کی قسم کھانا شر ک اصغر ہے، لیکن اگر اس قسم سے اللہ کی تعظیم کی طرح غیر اللہ کی تعظیم مقصود ہو، یا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے سوا وہ نفع ورنقصان کا مالک ہے ، یا یہ کہ اس لائق ہے کہ اسے پکارا جائے یا اس سے فریاد کی جائے ، تو یہ شرک اکبر تک پہنچ سکتا ہے –شرک اصغرہی کی قسم سے درج ذیل جملے بھی ہیں:
"جو اللہ چاہے اورفلاں چاہے " اور"اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتے " اور"یہ اللہ اورفلاں کی طرف سے ہے " اس قسم کی تمام باتیں شرک اصغر ہیں ، کیونکہ نبی کریم r کا ارشاد ہے :
"یہ نہ کہوکہ جو اللہ چاہے او ر فلاں چاہے بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے"
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگریوں کہا جائے : "اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں نہ ہوتا " یا "یہ اللہ کی طرف سے پھر فلاں کی طرف سے ہے" تو اس میں کوئی حرج نہیں ، اوریہ اس صورت میں ہے جب وہ شخص اس کام کے حصول کا سبب ہو-
آپ r سے یہ بھی ثابت ہے کہ ایک صحابی آئے اورآپ سے عرض کیا :
"جو اللہ چاہے اورآپ چاہیں " تو آپ نے ان سے فرمایا : "تم نے تو مجھے اللہ کا شریک بنادیا ،بلکہ یوں کہو: جو صرف اللہ چاہے "
یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے :" جو صرف اللہ چاہے "تو یہی افضل ہے ، لیکن اگر ایسا کہدے "جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے" تو کوئی حرج نہیں ، اس طرح سے تمام حدیثوں اوردلیلوں میں تطبیق ہوجاتی ہے ، واللہ ولی التوفیق –
سوال 2:
بعض لوگ نبی r پر ایمان اورآپ کی محبت واطاعت کے وسیلہ کے درمیان اورآپ کی ذات اورجاہ ومرتبہ کے وسیلہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے ، جبکہ بعض لوگ آپ کی زندگی میں آپ کی دعا کا وسیلہ لینے کے درمیان اورآپ کی وفات کے بعد آپ سے دعا طلب کرنے کے درمیان خلط ملط کردیتے

ہیں ، جس کے نتیجہ میں مشروع وسیلہ اورممنوع وسیلہ کے درمیان تمییز مشکل ہوجاتی ہے ،کیا اس سلسلہ میں کوئی تفصیل ہے جس سے یہ اشکال دور ہوجائے ، اور ان باطل پر ستوں کی تردید ہوجائے جو اس قسم کے مسائل میں مسلمانوں کو الجھا ئے رکھتے ہیں ؟

جواب :

جواب: یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ جہالت اورحق بات کی رہنمائی کرنے والوں کی قلت کے سبب مشروع وسیلہ اورممنوع وسیلہ کے درمیان فرق نہیں کرپاتے ، حالانکہ دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے ، مشروع وسیلہ وہ ہے جس کے ساتہ اللہ نے رسولوں کو بھیجا ،آسمان سے کتابیں اتاریں اور جس کے لئے جن اور انسان کوپیداکیا ، اوروہ ہے اللہ کی عبادت کرنا ، اس سے اوراس کے رسول سے نیز تمام رسولوں اورمومنوں سے محبت کرنا ، اوراللہ ورسول پر اور ان تمام باتوں پر ایمان لانا جن کی اللہ اور اس کے رسول نے خبردی ہے، مثلاً مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ، جنت وجہنم اوروہ تمام باتیں جن کی اللہ اور اس کے رسول نے خبردی ہیں ، یہ سب جنت میں داخل ہونے ، جہنم سے نجات پانے اوردنیا وآخرت کی سعادت سے ہمکنار ہونے کے لئے مشروع وسیلہ ہیں – مشروع وسیلہ کی صورتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ سے اس کے اسماء وصفات ، اس کی محبت ، اس پر ایمان اور اپنے ان نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے جنہیں اللہ نے اپنے بندوں کے لئے مشروع فرمایا ہے ، اورانہیں اپنی رضا وخوشنودی اورجنت کے حصول نیز مشکلات سے نجات اوردنیا وآخرت میں تمام امور کی آسانی کا وسیلہ قراردیا ہے ، جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ (3) سورة الطلاق

اورجوکوئي اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے لئے (ہرآفت میں) ایک راستہ نکال دے گا ،اور اس کو وہاں سے روزی دےگاجہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہو –

اور فرمایا : { وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا} (4) سورة الطلاق

اورجو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کیلئے اسکے کام میں آسانی کردےگا –

اورفرمایا : { وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا} (5) سورة الطلاق

اورجو کوئي اللہ سے ڈرے گا تو اللہ اس کے گناہ اس پر سے اتاردے گا اور اسکو بڑا اجردیگا –

اورفرمایا :﴿ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ} (15) سورة الذاريات –

بے شک پرہیز گار لوگ جنت اورچشموں میں ہوں گے –

اورفرمایا :﴿ {إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ } (34) سورة القلم –

بے شک پرہیزگاروں کے لئے ان کے مالک کے پاس نعمت کے باغات ہیں –

اورفرمایا:﴿ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إَن تَتَّقُواْ اللّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَاناً وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ} (29) سورة الأنفال

مومنو!اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تمہارے چھٹکارے کی صورت نکال دے گا ، اورتمہارے گناہ تم پر سے اتاردیگا ، اورتم کو بخش دے گا –
اس مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں وارد ہیں-
مشروع وسیلہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نبی r کی محبت ،آپ پرایمان اورآپ کی شریعت کی اتباع کے وسیلہ سے اللہ سے دعا مانگی جائے، کیونکہ یہ سب عظیم ترین نیک اعمال اورقربت الہی کے بہترین وسائل میں سے ہیں-
رہا آپ r کے جاہ ومرتبہ سے ، یا آپ کی ذات سے ، یا آپ کے حق سے ،یا دیگرانبیاء اورصالحین کے جاہ ومرتبہ سے، یا ان کی ذات سے ،یا ان کےحق سے وسیلہ لینا، تویہ سب بدعت ہیں، شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں ،بلکہ یہ شرک کے اسباب ووسائل میں سے ہیں ، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا نہیں کیا ،جبکہ وہ نبی کریم r سے اورآپکے حق سے سب سے زیادہ واقف تھے ، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی تو انہوں نے ہم سے پہلے اسے کیا ہوتا ، اورایسے ہی جب امیر المومنین عمربن خطاب t کے دورخلافت میں ایک بار قحط پڑا تو لوگوں نے نبی r کی قبرکے پاس جاکرآپکا وسیلہ نہیں لیا اورنہ آپ کی قبر کے پاس دعا کی ،بلکہ عمر t نے آپ کےچچا عباس بن عبد المطلب t کی دعا کے وسیلہ سے بارش طلب کی ، چنانچہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے اورفرمایا : اے اللہ! جب ہم اپنے نبی کے دور میں قحط کا شکارہوتے تھے تو اپنے نبی کے وسیلہ سے تجھ سے بارش طلب کرتے تھے اورتو ہمیں سیراب کرتا تھا ،اب ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ سے تجھ سے بارش طلب کررہے ہیں پس تو ہمیں سیراب کر، اورپھر بارش ہوتی تھی (صحیح بخاری)
پھر انہوں نے عباس t کودعاکرنے کاحکم دیا ،انہوں نے دعاکی اورتمام مسلمانوں نے ان کی دعاپر آمین کہی اوراللہ نے لوگوں کو سیراب کیا-
اس سلسلہ میں غاروالوں کا قصہ بھی مشہور ہے جو صحیحین میں مروی ہے ، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سے پہلی امتوں میں سے تین آدمیوں نے بارش کی وجہ سے رات گزارنے کے لئے ایک غارمیں پناہ لی ، جب وہ غارمیں داخل ہوگئے تو پہاڑ سے ایک چٹان کھسک کر آئی جس سے غارکا منہ بند ہوگیا اوروہ اسے ہٹا نہ سکے ، چنانچہ انہوں نے باہم یہ طے کیا کہ اس مصیبت سے نجات پانے کا صرف ایک راستہ ہے ،وہ یہ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ سے دعا وفریاد کرے ، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ،ایک نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ لیا،دوسرے نے زنا پر قادرہونے کے باوجود اپنی پاکدامنی کا اورتیسرے نے اپنی امانتداری کا وسیلہ لیا ، آخر کا راللہ نے چٹان کو ہٹادی اوروہ باہر نکل آئے ، یہ قصہ اس بات کی ٹھوس دلیل ہے کہ نیک اعمال مشکلات ومصائب سے نجات اوردنیا وآخرت کی سختیوں سے عافیت کے عظیم ترین اسباب میں سے ہیں –
پس معلوم ہواکہ کسی شخص کے جاہ ومرتبہ سے ، یا اس کی ذات سے ،یا اسکے حق سے وسیلہ لینا مذموم بدعت اورشرک کے وسائل میں سے ہے – رہا مردے کوپکارنا اوراس سے فریاد کرنا تویہ شرک اکبرہے –

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی r کی زندگی میں قحط کے زمانہ میں آپ سے بارش کے لئے دعا کی درخواست کرتے ، اوراپنے نفع بخش امور میں آپ سے شفارش کرواتے تھے ، لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی تو اس کے بعد انہوں نے آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا ، اورنہ ہی شفاعت وغیرہ طلب کرنے کے لئے وہ کبھی آپ کی قبر پر آئے ، کیونکہ انہیں یہ معلوم تھا کہ آپ کی وفات کے بعد یہ چیز جائز نہیں ، بلکہ یہ چیز آپ کی وفات کے پہلے آپ کی زندگی تک مخصوص تھی ، اب اسکے بعد قیامت کے دن ہی آپ سے شفاعت طلب کی جائے گی ، جیساکہ صحیحین میں ثابت ہے کہ قیامت کے دن جب تمام مومن آدم ،نوح، ابراہیم ،موسی اورعیسی علیہم السلام کے پاس جائیں گے تاکہ یہ ان کے لئے شفارش کریں کہ اللہ انکا حساب وکتاب شروع کرے اوروہ جنت میں داخل ہوں ، توان میں سے ہر شخص نفسی نفسی کہ کرمعذرت کردے گا اوردوسرے کے پاس بھیج دے گا، اورجب آخرمیں یہ لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے تو وہ معذرت کرتے ہوئے ہمارے نبی محمد r کی طرف رہنمائی کردیں گے ، یہاں تک کہ جب لوگ آپ کے پاس پہنچیں گے تو آپ اللہ کے وعدہ کے مطابق فرمائیں گے :" میں ہی اس کے لئے ہوں ،میں ہی اس کے لئے ہوں " پھر آپ جائیں گے اوراللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں گے اورکثرت سے اس کی حمد وتعریف کریں گے ،یہاں تک کہ آپ سے کہا جائیگا :"سر اٹھاؤ اورکہو بات سنی جائے گی ، مانگو دیا جائے گا اورسفارش کرو قبول کی جائے گی "
یہی حدیث شفاعت ہے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کا ذکر اللہ نے ذیل کی آیت میں کیا ہے :﴿ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا} (79) سورة الإسراء عنقریب تیرارب تجھے مقام محمود پرپہنچادیگا ـ
اللہ آپ پر اور آپ کے آل واصحاب پر اور آپ کی سچی اتباع کرنے والوں پر رحمت وسلامتی نازل فرمائے، اورہمیں آپ کی شفاعت نصیب فرمائے ،بیشک وہ سننے والا اورقریب ہے ـ
سوال 3:
دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ جن کا شمار امت مسلمہ میں ہوتا ہے کلمۂ لا إلہ إلا اللہ کے معنی ومفہوم سے ناواقف ہوتے ہیں ، جس کے نتیجہ میں ان سے ایسے ایسے اقوال وافعال سرزد ہوجاتے ہیں جوکلمہ کے سراسر منافی یا اس میں نقص کا سبب ہوتے ہیں ، سوال یہ ہے کہ لا الہ إلا اللہ کا صحیح مفہوم ،نیز اس کے تقاضے اوراس کی شرطیں کیا ہیں ؟
جواب :
کلمۂ لاإلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ یقیناً دین کی بنیاد اوراسلام کا پہلا رکن ہے ، جیسا کہ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ نبی r نے ارشاد فرمایا : "اسلام کی بنیادیں پانچ چیزوں پر ہے :" اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، اورمحمد r اللہ کے رسول ہیں ، نمازقائم کرنا ،زکوٰۃ ادا کرنا ،ماہ رمضان کے روزے رکھنا ،اوربیت اللہ کا حج کرنا " (متفق علیہ بروایت ابن عمر d)

اورصحیحین ہی میں عبد اللہ بن عباس d سے مروی ہے کہ نبی r نے معاذ t کو یمن بھیجتے وقت ان سے فرمایا :" تم ایسے لوگوں کے پاس جارہے ہو جو اہل کتاب ہیں ، تو تم سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اورمیں اللہ کا رسول ہوں ، جب وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے رات اوردن میں ان کے اوپر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ، اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان کے اوپر زکو'ۃ فرض کیا ہے جوان کے مالداروں سے لی جائے گی اورانہی کے غریبوں میں تقسیم کردی جائے گی"(متفق علیہ)

اس سلسلہ میں اور بھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں –

کلمۂ لاالہ الااللہ کی شہادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، اس کلمہ سے اللہ کے سوا ہرچیز سے سچی الوہیت کی نفی ،اورخالص اللہ کے لئے اسکا اثبات ہوتا ہے ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ } (62) سورة الحج

یہ اس لئے کہ اللہ ہی سچا معبود ہے ، اوراسکے سوایہ لوگ جس کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے –

اورفرمایا :﴿ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ} (117) سورة المؤمنون

اورجوشخص اللہ کےساتھ کسی دوسرے معبود کوپکارے گا جس کی کوئی دلیل اسکے پاس نہیں ہے ، تو اللہ ہی کے پاس اسکا حساب ہونا ہے ، بے شک کافر کامیاب نہیں ہوں گے-

اورفرمایا :﴿ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ} (163) سورة البقرة

لوگو! تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے ، اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ،وہ بہت رحم کرنے والا،مہربان ہے-

اورفرمایا :﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاء } (5) سورة البينة

حالانکہ انہیں یہی حکم ہوا تھا کہ وہ یکسو ہو کرخالص اللہ کی بندگی کریں –

اس مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں وارد ہیں –

یہ کلمہ کسی شخص کے لئے اسی وقت نفع بخش ہوگا اوراسے شرک سے نکال کردائرہ اسلام میں داخل کرے گا جب وہ اسے زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ہی اسکے معنی ومفہوم سے واقف ہو ، اور اسکی تصدیق کرتے ہوئے اس پرعمل کرے ، منافقین زبان سے یہ کلمہ پڑہتے تھے مگر اس کے باوجود وہ جہنم کے سب سے نچلے حصے میں ہوں گے ، کیونکہ انہوں نے نہ اس کی تصدیق کی اورنہ اس پر عمل کیا ،اسی طرح یہود بھی اس کلمہ کے قائل تھے مگر اس کے باوجود وہ انتہائی درجہ کے کافر شمارہوئے ، کیونکہ ان کا اس پرایمان نہیں تھا ، اسی طرح اس امت میں قبروں اورولیوں کی پرستش کرنے والے کافر،یہ بھی زبان سے اس کلمہ کو پڑہتے ہیں ،مگراپنے اقوال وافعال اورعقائد سے اس کی صریح مخالفت کرتے ہیں ، لہذا ایسے لوگوں کے لئے یہ کلمہ نہ تو فائدہ مند

ہوگا اورنہ ہی اسے محض زبان سے کہ لینے سے وہ مسلمان ہو جائیں گے ، کیونکہ انہوں نے اپنے اقوال وافعال اورعقائد سے اسکی کھلی مخالفت کی ہے –
بعض اہل علم نے کلمۂ شہادت کی آٹہ شرطیں بتائی ہیں اورانہیں درج ذیل دو شعروں میں یکجا کردیا ہے :

علم يقين وإخلاص وصدقك معَ   محبة وانقياد والقبول لها
وزِيدَ ثامنها الكفران منك بما   سِوى الإله من الأشياء قدألها

یعنی علم، یقین، اخلاص ،صدق ،محبت ،تابعداری،اوراس کی قبولیت ،اور مزید آٹھویں شرط اللہ کے سوا جن جن چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے انکا انکار-
ان دونوں شعروں میں کلمہ کی تمام شرطوں کو جمع کردیا گیا ہے ، اوران کی تفصیل درج ذیل ہے :
1- اس کے معنی کا علم جوجہالت کے منافی ہو ، جبسا کہ اوپر گزرچکا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، پس اللہ کے سوا جن جن معبودوں کی لوگ عبادت کرتے ہیں وہ سب کے سب باطل ہیں –
2-یقین جو شک کے منافی ہو، پس کلمہ پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا اس بات پر کامل یقین ہو کہ اللہ تعالی ہی معبود برحق ہے –
3-اخلاص ،اور یہ اس طرح کہ بندہ اپنی ساری عبادتیں خالص اپنے مالک اللہ کے لئے کرے، اگر اس نے عبادت کی کوئی بھی قسم اللہ کے سوا کسی نبی ،یا ولی ،یافرشتہ ،یا بت یا جن وغیرہ کے لئے کی تو وہ اللہ کے ساتہ شرک کرنے والا ہوگا اوراس کے کلمہ شہادت سے اخلاص کی شرط مفقود ہوگی –
4-صدق ،یعنی وہ اس کلمہ کے اقرارمیں سچا ہو،اسکا دل اسکی زبان سے ، اوراسکی زبان اسکے دل سے ہم آہنگ ہو، اگر اس نے زبان سے اسے پڑھ لیا مگر دل میں اسکی تصدیق نہیں تویہ اس کے لئے سود مند نہیں ، اوروہ دیگر منافقوں کی طرح کافر شمار ہوگا-
5- محبت، یعنی وہ اللہ تعالی سے محبت رکھے ، اگر اس نے اسے زبان سے پڑھ لیا مگر اسکا دل اللہ کی محبت سے خالی ہے تو وہ منافقوں کی طرح کافر اوراسلام سے خارج شمارہوگا – اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ } (31) سورة آل عمران
(اے پیغمبر) آپ کہ دیجئے کہ اگرتمہیں اللہ سےمحبت ہے تو میری اتباع کرو، اور فرمایا:﴿ {وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلّهِ } (165) سورة البقرة
اورکچه لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو شریک بناتے ہیں اوروہ اللہ کے برابر ان سے محبت رکھتے ہیں ، اورجو ایمان والے ہیں وہ اللہ سے محبت رکھنے میں سب سے زیادہ ہیں –
اس مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں موجود ہیں –
6-اس کے معنی ومدلول کی تابعداری ،یعنی وہ صرف اللہ کی عبادت کرے، اس کی شریعت کا تابعدارہو،اس پرایمان لائے اوریہ اعتقاد رکھے کہ یہی حق ہے ،اگراس نے کلمہ پڑھ لیا ، لیکن خالص اللہ کی بندگی نہیں کی اورنہ ہی اسکی

شریعت کی تابعداری کی ، بلکہ غرور وتکبرسےکام لیا تو وہ ابلیس اوراس کے مانند لوگوں کی طرح مسلمان نہیں ہوگا-

7-اس کے معنی ومدلول کی قبولیت ،یعنی وہ اس بات کو قبول کرے کہ اللہ کے سوا ہرچیز کی عبادت کوچھوڑ کرخالص اسی کی بندگی کرنا ہے اوریہی کلمہ کا مدلول ہے، نیز وہ اسکا التزام کرے اوراس سے مطمئن ہو-

8-اللہ کے سوا تمام چیزوں کی عبادت کا انکار، یعنی وہ غیراللہ کی عبادت سےکنارہ کش ہو اوریہ اعتقاد رکھے کہ غیراللہ کی عبادت باطل ہے ،جیساکہ اللہ کا ارشاد ہے :﴿ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} (256) سورة البقرة

پس جو کوئی طاغوت کا انکار کرے اوراللہ پرایمان لے آئے ، تو اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جو ٹوٹنے والا نہیں ، اوراللہ سننے والا ،جاننے والا ہے-

اوررسول r سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا :"جس شخص نے لاالہ الا اللہ کہا ،اوراللہ کے سوا تما م چیزوں کی عبادت کا انکار کیا،تو اسکا مال اوراسکا خون حرام ہوگیا ، اوراسکا حساب اللہ کے حوالے ہے "(صحیح مسلم)

ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا :"جس نے اللہ کو ایک جانا، اوراللہ کے سوا تما م چیزوں کی عبادت کا انکارکیا ،تو اسکا مال اور اسکا خون حرام ہوگیا" (صحیح مسلم)

لہذا تمام مسلمانوں پرواجب ہے کہ وہ مذکورہ بالا شرطوں کی رعایت کرتے ہوئے کلمۂ طیبہ کے تقاضے پورے کریں ، اورجب کسی شخص نے اسکے معنی کو سمجھ لیا اوراس پر کاربند ہوگیا تواب وہ حقیقی مسلمان ہے جسکا مال اورخون حرام ہے ، اگرچہ وہ ان شرطوں کی تفصیلات سے واقف نہ ہو،کیونکہ حق بات کا جاننا اوراس پر عمل کرنا ہی مقصود ہے – مذکورہ آیت میں "طاغوت" سے مرا د ہر وہ چیز ہے جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے ، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا } (256) سورة البقرة

پس جو کوئی طاغوت کا انکار کردے، اوراللہ پرایمان لے آئے ،تو اس نے مضبوط کڑا تھام لیا جوٹوٹنے والانہیں –

اورفرمایا﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ َ} (36) سورة النحل

اورہم نے ہر قوم میں ایک پیغمبر(یہ حکم دےکر) بھیج چکے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اورطاغوت سے بچے رہو-

البتہ وہ لوگ جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے اوروہ اس سے قطعاً راضی نہیں ،مثلاً انبیاء ،صالحین اورفرشتے ،تویہ طاغوت نہیں ہیں، بلکہ ایسی صورت میں طاغوت درحقیقت شیطان ہے جس نے ان کی عبادت کو لوگوں کے لئے مزین کیا اوراسکی دعوت دی ،ہماری دعا ہےکہ اللہ ہمیں اورتمام مسلمانوں کو ہربلا سے محفوظ رکھے (آمین)-

رہے وہ اعمال جو کلمہ لا الہ الا اللہ کے کلی طورپر منافی ہیں، اوروہ اعمال جوکلی طور پرنہیں بلکہ کمال توحید کے منافی ہیں، توان کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہر وہ عمل ،یا قول ،یا اعتقاد جوانسان کوشرک اکبر میں مبتلا کردے وہ کلی طورپر کلمہ کے منافی ہے ، جیسے مردوں ،فرشتوں،بتوں ،درختوں ،پتھروں اور ستاروں وغیرہ کوپکارنا ،ان کے لئے قربانی کرنا، نذرماننا اورانہیں سجدہ کرنا وغیرہ ،یہ سارے کام کلی طور پر توحید کی ضداوراسکے منافی ہیں ، اوران سے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار باطل ہوجاتا ہے –

اور اسی قبیل سے یہ بھی ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام قراردیا ہے اوردین میں ان کی حرمت بالکل واضح اورمسلّم ہے انہیں حلال سمجھنا ، جیسے زناکاری ،شراب نوشی،والدین کی نافرمانی ،اور سود خوری وغیرہ ، نیز اللہ نے جواقوال وافعال واجب قراردئیے ہیں ، اوردین میں ان کی فرضیت بالکل واضح اورمسلم ہے انکا انکار ،جیسے پنج وقتہ نماز، زکوٰۃ ،رمضان کے روزے ،والدین کےساتھ حسن سلوک ،اور شہادتین کے اقرار کی فرضیت کا انکار۔

رہے وہ اقوال واعمال اورعقائد جوایمان اورتوحید میں کمزوری کا سبب، اوراس کے واجبی کمال کے منافی ہیں ، تو یہ بہت سے ہیں ، انہیں میں سے ایک شرک اصغر ہے جیسے ریاکاری ،غیراللہ کی قسم کھانا ، اوریہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے ،یایہ اللہ کیطرف سے اور فلاں کی طرف سے ہے ، وغیرہ –

اوریہی حکم تمام معصیت اورگناہوں کابھی ہے، یہ بھی توحید اورایمان میں کمزوری کاسبب اور اس کے واجبی کمال کے منافی ہیں ، لہذا ان تمام اقوال وافعال اورعقائد سے دور رہنا واجب ہے جو کلی طورپر توحید اور ایمان کے منافی ہیں یا ان کے ثواب میں کمی کا باعث ہیں –

اہل سنت وجماعت کے نزدیک ایمان قول وعمل کامجموعہ ہے، جو اطاعت سے بڑھتا اورمعصیت سے گھٹتا ہے ، اوراس کی دلیلیں بے شمار ہیں ، جنہیں اہل علم نے عقیدہ وتفسیر اورحدیث کی کتابوں میں وضاحت سے ذکر کیا ہے ، جو ان کتابوں کی طرف رجوع کرے گا وہ ان ساری دلیلوں سے ضرور واقف ہوگا ،انہی دلیلوں میں سے اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی ہے:﴿ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴾ (124) سورة التوبة

اور جب کوئی سورت اترتی ہے تو ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھادیا ،تو جو لوگ ایمان والے ہیں انہی کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا یا اوروہی خوشی مناتے ہیں –

اورفرمایا :﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (2) سورة الأنفال

مومن تو وہی لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے توان کے دل دہل جاتے ہیں ، اورجب ان کے سامنے اس کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تویہ ان کے ایمان کو بڑھادیتی ہیں ، اوروہ اپنے رب ہی پربھروسہ کرتے ہیں –

اورفرمایا :﴿ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ﴾ (76) سورة مريم

اورجولوگ ہدایت یافتہ ہیں انہیں اللہ مزید ہدایت سے نوازتا ہے ۔اس مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں موجود ہیں ۔

سوال 4-
موجودہ دورمیں اللہ کے وجود اوراسکی ربوبیت کوثابت کرنے کیلئے مقالات ،تالیفات اورمحاضرات کا کثرت سے اہتمام کیا جاتا ہے ،مگر توحید الوہیت جو اسکا لازم اورتقاضا ہے اس کے اثبات کے لئے اس سے استدلال نہیں کیا جاتا، جس کے نتیجے میں لوگوں کے درمیان توحیدالوہیت سے ناواقفیت ،اوراس سلسلہ میں سستی وکاہلی پائی جاتی ہے ، اس لئے بہترہوگا کہ آپ توحید الوہیت پر اس پہلو سے روشنی ڈال دیں کہ یہی مدارنجات اورسارے رسولوں کی دعوت کانقطہ آغازہے، نیزیہی وہ بنیاد ہے جس پردین کے دوسرے امور قائم ہیں؟
جواب:
اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے بندوں پراپنے حق کوواضح کرنے اورانہیں غیراللہ کو چھوڑ کرخالص اللہ کی عبادت کی طرف بلانے ہی کے لئے دنیا میں رسولوں کو بھیجااورآسمان سے کتابیں اتاریں،کیونکہ اس روئے زمین پر بسنے والوں میں اکثرلوگوں نے اس بات کوتوجاناکہ اللہ ہی انکا خالق ومالک اوررازق ہے، مگر جہالت ونادانی اورآباء واجدادکی تقلید میں اپنی ساری یا بعض عبادتوں کوغیراللہ کےلئے انجام دیکروہ شرک کے مرتکب ہوئے ، جیساکہ نوح علیہ السلام اوران کے بعد کی قوموں،نیز اس امت کے پہلے لوگوں کے ساتھ پیش آیا،چنانچہ رسول **r** نے جب انہیں اللہ کی توحید کی دعوت دی تو انھوں نے آپ کی دعوت کو ناپسند کیا اوراس کا انکار کرتے ہوئے کہا:﴿ أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾ (5) سورۃ ص
کیا اس نے سارے معبودوں کوایک معبود بنا دیا ،یہ تو بڑی انوکھی بات ہے-
ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ﴾ (35 -36) سورۃ الصافات
ان لوگوں سےجب کہاجاتا ہے کہ لاالہ الا اللہ کہو تو اکڑ بیٹھتے تھے، اورکہتے تھے کہ کیا ایک باؤلے شاعر کے کہنے سے ہم اپنے دیوتاؤں کو چھوڑدیں گے.
اورفرمایا:﴿ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءنَا عَلَى أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَى آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ﴾ (23) سورۃ الزخرف
ہم نے اپنے باب دادا کو ایک دین پرپایا ہے اورہم توانہیں کے قدم بقدم چلنے والے ہیں ۔
اسی مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں موجود ہیں ۔لہذا علمائے اسلام اورداعیان حق پرواجب ہے کہ وہ لوگوں کوتوحید الوہیت کی حقیقت بتائیں ،نیزتوحید الوہیت کے درمیان اورتوحید ربوبیت اورتوحید اسماء وصفات کے درمیان فرق واضح کریں ، کیونکہ غیرمسلموں سے قطع نظرخود بہت سے مسلمان اس سے ناواقف ہیں ۔

چنانچہ کفارقریش ،دیگرعرب اوراکثرقوم کے لوگ یہ جانتے تھے کہ اللہ ہی ان کا خالق اوررازق ہے،اسی لئے اللہ نے ان پر اسی بات سے حجت قائم کی ہے ،کیونکہ اللہ عزوجل بندوں کی عبادت کا مستحق اسی لئے ہے کہ وہ ان کا خالق ،رازق اورپورے طور ان پر قادرہے ،اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ } (87) سورة الزخرف

اوراگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ،تویہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ نے –

اورفرمایا :﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ } (61) سورة العنكبوت

اوراگرآپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اورزمین کس نے پیدا کئے، اورسورج اورچاند کو کس نے کام میں لگایا توضروریہی کہیں گے کہ اللہ نے –

اور اللہ نے اپنے نبی **r** کو یہ حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان سے پوچھیں انہیں روزی کون دیتا ہے :﴿ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ} (31) سورة يونس

(اے پیغمبر) آپ ان سے پوچھیں تو سہی کہ تم کو آسمان اورزمین سے کون روزی دیتا ہے، یا تمہارے کانوں اورآنکھوں کا کون مالک ہے ، اورمردہ سے زندہ ،اورزندہ سے مردہ کون نکالتا ہے ،اوردنیا کے کاموں کو کون چلاتا ہے ، تویہ ضرورکہیں گے کہ اللہ ، پھر آپ کہیں کہ تب تم اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے –

اس مفہوم کی اوربھی بہت سی آیتیں موجود ہیں ، جن میں اللہ تعالی نے کافروں کے توحید الوہیت کے انکار، نیز بتوں اوراللہ کے سوا پوجی جانے والی ہرچیز کی عبادت کے بطلان پرخود ان کے توحید ربوبیت کے اسی قرارکے ذریعہ ان پرحجت قائم کی ہے –

اسی طرح اللہ تعالی نے بندوں کویہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ اسکے اسماء اورصفات پرایما ن لائیں ، اورمخلوق کی مشابہت سے اسے پاک رکھیں ،چنانچہ فرمایا : {وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا } (180) سورة الأعراف

اوراللہ کے اچھے اچھے نام ہیں ، تو اسے انہی ناموں سے پکارو-

اورفرمایا:﴿ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ (22) {هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ }(23) {هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاء الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} (24) سورة الحشر

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ چھپی اورکھلی سب باتیں جاننے والاہے، وہ بہت رحم والا،مہربان ہے، اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ سارے جہان کا بادشاہ ، ہرعیب سے پاک ، سلامتی والا، بندوں کو امن دینے والا، ہرچیز کی نگہبانی کرنےوالا، زبردست ،بڑے دباؤوالا، اوربڑائی والاہے، اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ، وہ اللہ ہرچیز کا بنانے والا،پیدا کرنے والااورنقشہ کھیچنےوالاہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں

، آسمان اورزمین میں جتنی چیزیں ہیں سب اس کی پاکی بیان کررہی ہیں ، اوروہ زبردست اورحکمت والا ہے-
اورفرمایا :﴿ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (1) اللَّهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ(3) وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ} (4) سورة الإخلاص
(اے پیغمبر) کہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے ،اللہ بے نیازہے، نہ اس نے کسی کو جنا اورنہ اسے کسی نے جنا ہے، اورنہ ہی اسکا کوئی ہمسرہے-
اورفرمایا :﴿ فَلاَ تَجْعَلُواْ لِلّهِ أَندَاداً وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ} (22) سورة البقرة
توجان بوجہ کرکسی کو اللہ کے برابرمت بناؤ-
اورفرمایا ﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ البَصِيرُ} (11) سورة الشورى
اس کی طرح کوئی چیز نہیں، اوروہ سننے والا ،دیکھنے والاہے-
اس معنی کی اوربھی بہت سی آیتیں واردہیں-
علمائے کرام نے یہ بات وضاحت کے ساتہ بیان کی ہے کہ توحید ربوبیت ،توحید الوہیت یعنی صرف اللہ کی عبادت کرنے کو مستلزم ہے ، نیزیہ اسکا لازمہ اورتقاضہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے کافروں پر اسی بات سے حجت قائم کی ہے ، اسی طرح توحید اسماء وصفات کا بھی یہی تقاضا ہے کہ ساری عبادتیں اللہ کے ساتہ خاص کردی جائیں ، کیونکہ وہی اپنی ذات اوراسماء وصفات میں باکمال ،اوربندوں کا منعم ہے ،لہذا وہی اس بات کا سزاوار ہےکہ لوگ اس کی عبادت کریں ، اسکے اوامرکوبجالائیں، اورنواہی سے اجتناب کریں-
رہی بات توحید عبادت(توحید الوہیت) کی تواگر کوئی شخص اسے علم وعمل دونوں لحاظ سے اپناکرکاربند ہوجائے تویہ توحید کی باقی دونوں قسموں کوبھی شامل ہے ،جیساکہ علماء کرام نے اس بات کو عقیدہ اورتفسیرکی کتالوں مین تفصیل کے ساتہ بیان کیا ہے، مثلاتفسیرطبری،تفسیرابن کثیر، تفسیربغوی، عبد اللہ بن امام احمد کی کتاب السنۃ،امام ابن خزیمہ کی کتاب التوحید ،اورعلامہ عثمان بن سعید دارمی کی وہ کتاب جسے انہوں نے بشرمریسی کے رد میں لکھی ہے ،نیزدیگرعلماء سلف کی کتابیں-
اس موضوع پرجن لوگوں نے بہترین کام کیا ہے ان میں شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور انکے شاگرد علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ہیں، اوراسی طرح بارہویں صدی ہجری اوراسکے بعد کے دورمین ائمہ دعوت وتوحید مثلا امام محمدبن عبد الوہاب رحمہ اللہ ، ان کےآل واحفاد اورتلامذہ نیزان کے منہج پرچلنے والے دیگرعلماء سنت ہیں-
اس موضوع پر لکھی گئی بہترین کتابوں میں "فتح المجید" اوراسکی اصل "تیسیرالعزیزالحمید" ہے ، پہلی کتاب شیخ عبد الرحمن بن حسن رحمہ اللہ کی ، اوردوسری شیخ سلیمان بن عبد اللہ آل شیخ رحمہ اللہ کی تالیف ہے-
نیز اس موضوع پر بہترین مجموعہ کتاب"الدررالسنیّۃ" کے پہلے اجزاء ہیں، ان میں علامہ شیخ عبد الرحمن بن قاسم رحمہ اللہ نے آل شیخ کے ائمہ دعوت اوربارہویں صدی ہجری اوراسکے بعد کے دیگر علماءکے عقیدہ اوراحکام سے

متعلق فتاوے جمع کئے ہیں ، میری نصیحت ہےکہ ان کتابوں کےاوران کے علاوہ علماء سنت کی دیگرکتابوں کے مطالعہ کا اہتمام کیا جائے ، کیونکہ ان میں بڑے فوائد ہیں۔

انہی مفید کتابوں میں سے" مجموعۃ الرسائل الاولی"ہے جوآل شیخ کے ائمہ دعوت اوردیگرعلماء کے رسالوں کا مجموعہ ہے ، اورشیخ عبد الرحمن بن حسن ،شیخ عبد اللطیف بن عبد الرحمن ،شیخ عبداللہ ابابطین، شیخ سلیمان بن سحمان ،اوردیگرائمہ توحید کی وہ مولفات ہیں جو اہل باطل کی تردید میں لکھی گئی ہیں، یہ کتابیں بڑی مفید ہیں کیونکہ یہ علمی فوائد کے ساتھ اہل باطل کے بہت سارے شکوک وشبہات کے تردید وازالہ پر مشتمل ہیں، اللہ ان علماء وائمہ کو اپنی وسیع رحمت سے نوازے ، انہیں جنت میں جگہ دے ، اورہمیں ان کی سچی اتباع کرنے کی توفیق دے۔

اسی طرح "مجلہ البحوث الاسلامیۃ"جورئاست عامہ برائے علمی تحقیقات وافتاء ودعوت وارشاد سے صادرہوتا ہے ، اسکے شمارے بھی قابل مطالعہ ہیں ، جو عقیدہ واحکام سے متعلق گرانقدر علمی تحقیقات اوربے شمار فوائد پرمشتمل ہوتے ہیں –

ایسے ہی میرے فتاوے اورمقالات کے ابتدائی اجزاء جوعقیدہ سے متعلق ہوتے ہیں یہ بھی بہت مفید ہیں ، الحمدللہ یہ سب کتابیں مطبوع اورطلبہ علم کے درمیان متداول ہیں ، اللہ ان کی افادیت کو عام کرے۔

سوال 5:

بعض لوگ علماء اور صالحین اوران کے آثار سے تبرک چاہنے کوجائزسمجھتے ہیں ، اوران کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی **r** سے تبرک حاصل کیا ہے، تو اسکا کیا حکم ہے؟کیا ایساکرنا غیرنبی کونبی ص **r** کے ساتھ تشبیہ دینا نہیں ہے؟ اورکیا نبی **r** سے آپ کی وفات کے بعد تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے؟ نیز نبی **r** کی برکت کا وسیلہ لینا کیسا ہے ؟

جواب:

نبی **r** کے علاوہ کسی اورکی ذات سے، یا اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے ، یا اس کے بال سے ، یا اسکے پسینے سے، یا اس کے بدن کے کسی بھی حصہ سے تبرک چاہنا جائزنہیں، یہ ساری چیزیں آپ کے لئے خاص تھیں ،کیونکہ اللہ نے آپ کے جسم میں اورجس چیز پر آپکا دست مبارک لگ جاتا تھا اس میں خیروبرکت دے رکھی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے آپ کی زندگی میں اورآپ کی وفات کے بعد کبھی کسی صحابی سے تبرک نہیں چاہا ،اورنہ ہی خلفائے راشدین وغیرہم کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ،جو اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں پتہ تھا کہ یہ چیز نبی **r** کے ساتہ خاص ہے ، کسی اورکے لئے جائز نہیں ، اوراسلئے بھی جائزنہیں کہ یہ غیراللہ کی عبادت اورشرک کا ذریعہ ہے ، اسی طرح نبی **r** کے جاہ ومرتبہ ،یا آپ کی ذات ،یاصفات ، یا برکت کے وسیلہ سے دعا کرنا بھی جائزنہین ، کیونکہ اس چیزکی شریعت میں کوئی دلیل نہیں ،نیز یہ آپ کے حق میں غلو

اورشرک کا ذریعہ ہے، اوراس لئے بھی کہ صحابہ کرام نے ایسا نہیں کیا ،اگر اس میں کوئی بھلائی ہوتی توہم سے پہلے انہوں نے اسے کیا ہوتا ،اوریہ اس لئے بھی جائز نہیں کہ یہ شرعی دلیلوں کے خلاف ہے،جیساکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ وَلِلّهِ الأَسْمَاء الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا } (180) سورة الأعراف

اوراللہ کے اچھےاچھے نام ہیں ،تو اسکو انہی ناموں سے پکارو-

اللہ نے کسی کے جاہ ،یا حق ،یا برکت کے وسیلہ سے دعا کرنے کا حکم نہیں دیا ہے –

اسی طرح اللہ کی صفات مثلاً اس کی عزت ،رحمت ،اورکلام وغیرہ سے وسیلہ لینے کا حکم بھی وہی ہے جو اسکے اسماء کا ہے، جیساکہ متعدد صحیح حدیثوں میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ اوراللہ کی عزت وقدرت کے ذریعہ پناہ مانگنے کا ذکر موجود ہے –

اوریہی حکم اللہ کی محبت ، اس کے رسول کی محبت،اللہ اوراسکے رسول پر ایمان، اورنیک اعمال سے وسیلہ لینے کا بھی ہے، جیساکہ غاروالوں کے قصہ میں موجود ہے ، جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے تین آدمیوں نے رات گزارنے کے لئے ایک غارمیں پناہ لی ، جب وہ غار میں داخل ہوگئے تو پہاڑ سے ایک چٹان کھسک کر آئی ، جس سے غارکا منہ بند ہوگیا اوروہ اسے ہٹا نہ سکے ، چنانچہ انہوں نے باہم یہ طے کیا کہ اس مصیبت سےچھٹکارا پانے کی صرف یہی صورت ہے کہ ہم میں سے ہرایک اپنے اپنے نیک عمل کے وسیلہ سے اللہ سے دعا کرے ، چنانچہ ایک نے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا وسیلہ لیا ، توچٹان کچھ ہٹ گئی لیکن ابھی اس سے نکلنا ناممکن تھا، پھر دوسرے نے زناپرقادرہونے کے باوجود اپنی پاکدامنی کا وسیلہ لیا ، توچٹان کچھ اورہٹ گئی مگرابھی وہ نکل نہیں سکتے تھے ، پھرتیسرے نے اپنی امانت کی ادائیگی کا وسیلہ لیا توچٹان مکمل ہٹ گئی اوروہ غارسے صحیح وسالم باہرنکل آئے –

یہ حدیث صحیحین میں نبی r سے ثابت ہے ، آپ r نے ہماری عبرت اورنصیحت کی خاطراگلے لوگوں کے واقعات کے ضمن میں اسکا تذکرہ کیا ہے-

اس جواب میں جو کچھ میں نے ذکرکیا ہے متعدد علماء مثلا شیخ الاسلام ابن تیمیہ اوران کے شاگرد علامہ ابن قیم ،نیز شیخ عبد الرحمن بن حسن وغیرہم رحمہم اللہ –نے اپنی اپنی کتابوں میں اسی بات کی صراحت کی ہے –

رہی وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ ایک نابینا شخص نے نبی r کی زندگی میں آپ کاوسیلہ لیا، پھر آپ r نے اللہ سے اسکے لئے سفارش اوردعا کی اوراللہ نے اس کی بینائی واپس کردی ، تویہ نبی r کی جاہ اورحق کا وسیلہ نہیں ، بلکہ آپ کی دعا اورسفارش کا وسیلہ ہے ،جیسا کہ حدیث سے واضح ہوتا ہے، اور اسی طرح قیامت کے دن لوگ حساب وکتاب شروع ہونے کے لئے ، اورجنتی اپنے جنت میں داخل ہونے کیلئے آپ کی شفاعت کا وسیلہ اختیارکریں گے ، یہ سب آپ کی زندگی میں آپ کا وسیلہ اختیارکرنےکی صورتیں ہیں ،

خواہ دنیا کی زندگی ہویا آخرت کی ، نیزیہ آپ کی دعا اورشفاعت کا وسیلہ ہے ، نہ کہ آپ کی ذات اورحق کا وسیلہ ،جیساکہ اہل علم نے اس بات کی صراحت کی ہے ، جن میں سے بعض کا نام ابھی مذکورہوا ہے-

سوال6:

بہت سے عوام عقیدہ توحید سے متعلق بڑی بڑی غلطیاں کربیٹھتے ہیں ،توایسے لوگوں کا کیا حکم ہے؟اورکیا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے معذور تصورکئے جائیں گے ؟ نیز ان سے شادی بیاہ کرنے اوران کا ذبیحہ کھانے کا کیا حکم ہے ؟ اورکیا مکہ مکرمہ میں انکا داخل ہونا درست ہے؟

جواب:

جس شخص کے بارے میں معلوم ہوکہ وہ مردوں کوپکارتا ،ان سے فریاد کرتا ،ان کے لئےنذرمانتا ،اوراس طرح کی دیگرعبادتیں ان کیلئے کرتا ہے تو وہ مشرک اورکا فرہے، نہ تو اس سے شادی بیاہ کرنا درست ہے ، اورنہ اسکا مسجد حرام میں داخل ہونا جائزہے ، اورنہ ہی اس کے ساتہ مسلمانوں جیساکوئی سلوگ کیا جائیگا ،بھلے وہ ان باتوں سے اپنی لاعلمی کا دعوی'کرے ،یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرلے،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلاَ تُنكِحُواْ الْمُشِرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُواْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ } (221) سورة البقرة

اورمشرک عورتوں سے نکا ح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ، اورشرک کرنے والی عورت گو تم کو بھلی لگے اس سے مسلمان باندی بہترہے ، اورمشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مسلمان عورتوں سے انکا نکاح نہ کرو، اورمشرک مرد گو تم کو بھلا لگے اس سے مسلمان غلام بہترہے-

اورفرمایا :﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ} (10) سورة الممتحنة

مومنو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان لےلیا کرو ،اللہ ان کے ایمان کے متعلق خوب جانتا ہے ، پھراگر تم جان لوکہ وہ مومن ہیں تو ان کو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ،نہ یہ ان کے لئے حلال ہیں ، اورنہ وہ ان کے لئے حلال ہیں ، اورکافروں نے ان عورتوں پرجو خرچ کیا ہے وہ ان کو دے دو،اوراگرتم ایسی عورتوں کے مہرادا کردو توان سے نکاح لینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ، اورکا فرعورتوں کے نکاح کو برقرارمت رکھو، اورتم نے جو ان پرخرچ کیا ہے وہ کافروں سے مانگ لو، اورانہوں نے جو خرچ کیا ہے وہ تم سے مانگ لیں ، یہی اللہ کا حکم ہے جس کے ذریعہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے ،اوراللہ جاننے والا ،حکمت والا ہے-

اور فرمایا :﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا } (28) سورة التوبة

اے مومنو! مشرک تو نجس ہیں لہذا اس سال کے بعد یہ مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں –
جولوگ مذکورہ بالا امورسے اپنی جہالت ولاعلمی کا دعوی' کریں تو انکی جہالت کا کوئی اعتبارنہیں ہوگا ، بلکہ واجب ہے کہ ان کے ساتھ کافروں جیسا برتاؤکیا جائے یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرلیں، کیونکہ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ وَإِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً قَالُواْ وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءنَا وَاللّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاء أَتَقُولُونَ عَلَى اللّهِ مَا لاَ تَعْلَمُونَ(28) قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُواْ وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ(29) فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلاَلَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ اللّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ} (30) سورة الأعراف
اورجب یہ لوگ کوئی برا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کوایسا ہی کرتے پایا ، اوراللہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے ، تو اے پیغمبر !کہ دیجئیے کہ اللہ تعالی برےکام کا حکم نہیں دیتا ، کیا تم اللہ کے متعلق ایسی بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ،اے پیغمبر!کہ دیجئے میرے مالک نے تو انصاف کا حکم دیا ہے اوریہ کہ جہاں نماز پڑھو اپنے منہ سیدھے کرلو اوراسی کے تابعدارہوکراسکو پکارو، جس طرح اسنے تم کوپہلے پیدا کیا ویسے ہی پھردوبارہ تم پیدا ہوگے ، اسی نے ایک گروہ کو راہ پرلگایا ، اورایک گروہ کی تقدیرمیں گمراہی مقدر ہوگئی، بیشک انہوں نے اللہ کوچھوڑکرشیطان کواپنا دوست بنایا ، اوریہ سمجھتے رہے کہ وہ راہ پرہیں-
نیزنصاری' اوران جیسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:
﴿ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا(103) الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا}
(104) سورة الكهف
اے پیغمبر!کہ دیجئے کیا میں تمہیں ان لوگوں کو بتلاؤں جو عمل کے اعتبارسے بہت گھاٹے میں ہیں ، یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں اکارت ہوگئی اوروہ سمجھتے رہےکہ وہ اچھے کام کررہے ہیں-
اس مفہوم کی اوربھی بہت ساری آیتیں وارد ہیں-
سوال7:
بہت سےاسلامی معاشرے میں دین کے ظاہری شعارمثلاًداڑھی بڑھانے اورلباس کو ٹخنوں سے اوپررکھنے وغیرہ کا مذاق اڑایا جاتا ہے ،کیا دین کے ساتھ اس طرح کا مذاق کرنے سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے ؟ اورجو اس برائی میں مبتلا ہے اسے آ پ کیا نصیحت فرماتے ہیں؟
جواب :
اللہ اسکے رسول ،اسکی آیتوں ،اسکی شریعت اوراسکے احکام کامذاق اڑانا یقیناً کفرکے اقسام میں سے ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :﴿ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِؤُونَ(65)لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُواْ مُجْرِمِينَ} (66) سورة التوبة

اے پیغمبر! کہ دیجئے کیا تم اللہ ، اوراسکی آیتوں ،اوراسکے رسول کا مذاق اڑاتے ہو، بہانے مت کرو،تم ایمان لاکرپھرکافرہوگئے-
اسی حکم میں توحید ،یانماز ،یا زکوۃ،یاروزہ،یاحج، یادین کے دیگرمتعلقہ احکام کا مذاق اڑانا بھی داخل ہے-
رہا اس شخص کا مذاق اڑانا جو داڑھی لمبی رکھتا ہے،یا اپنے ازارکو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے پرہیزکرتا ہے، یا اس طرح کے دیگر امور جن کا حکم بعض لوگوں پر بسا اوقات واضح نہیں ہوپاتا ، تو اسمیں تفصیل ہے ، مگر ضروری ہے کہ اس سے بچا جائے ، اورجس کے بارے میں اس قسم کی کوئی بات معلوم ہوجائے اسے نصیحت کی جائے ، یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرکے شریعت کا پابند ہوجائے ،نیزاللہ اوررسول کی اطاعت میں ،اوراللہ کے غیظ وغضب اورغیرشعوری ارتداد سے بچتے ہوئے شریعت کی پابندی کرنے والوں کا مذاق اُڑانے سے بازآجائے، دعاہے کہ اللہ ہمیں اورتمام مسلمانوں کو ہربلاسے محفوظ رکھے ،واللہ ولی التوفیق-
سوال8:
عقیدہ کے موضوع پر آپ کن کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت فرماتے ہیں ؟
جواب:
عقیدہ ،احکام اوراخلاق وغیرہ سیکھنےکے لئے سب سے عمدہ ،سب سے عظیم اورسب سے سچی کتاب جسکا مطالعہ کرنا ضروری ہے وہ اللہ کی کتاب (قرآن) ہے ،جس میں باطل کا کوئی دخل نہیں، نہ آگے سے نہ پیچھے سے ، جوحکمت والے ،تعریف کے لائق مالک کی طرف سے اتاری گئی ہے ، جس کے متعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے:
﴿ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا} (9) سورة الإسراء
بیشک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جوبہت ہی ٹھیک ہے ، اورمومنوں کو جونیک کام کرتے ہیں یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجرہے-
اورفرمایا:
﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاء }(44) سورة فصلت
اے پیغمبر!کہ دیجئے یہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اورشفا ہے-
اورفرمایا:
﴿ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ} (29) سورة ص
یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پراتارا ، جوبڑی برکت والی ہے ، تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غورکریں ، اورعقل والے اس سے نصیحت لیں-
اورفرمایا :
﴿ وَهَذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُواْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} (155) سورة الأنعام
اوریہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا، جوبرکت والی ہے ،پس اس کی پیروی کرو اوراللہ سے ڈرو ،تاکہ تم پررحم کیا جائے –
اورفرمایا :

﴿ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ} (89)
سورة النحل
اورہم نے آپ پریہ کتاب اتاری جس میں ہرچیز کا اچھا بیان ہے ، اوریہ مسلمانوں کے لئے ہدایت ،رحمت اورخوشخبری ہے-
اس معنی کی اوربھی بہت ساری آیتیں موجود ہیں –
اورصحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم r نے اس قرآن کے متعلق حجۃ الوداع کے موقع پراپنے خطبہ میں فرمایا :
"بے شک میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیزچھوڑکرجارہا ہوں کہ اگراسے تم مضبوطی سے تھامے رہوگے توہرگزگمراہ نہیں ہوگے، یعنی اللہ کی کتاب "(صحیح مسلم بروایت جابربن عبد اللہ d)
اورغدیرخم کے دن حجۃالوداع سے مدینہ لوٹتے وقت آپنے اپنے خطبہ میں فرمایا :"بےشک میں تمہارے درمیان دوعظیم چیزیں چھوڑکرجارہاہوں ،ان میں پہلی چیزتو اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اورنورہے ،پس تم اللہ کی کتاب کو اپنا لو اوراسے مضبوطی سے تھام لو"
اس حدیث میں آپ r نے اللہ کی کتاب پر ابھارا اوراس کی ترغیب دلائی اوراسکےبعد فرمایا :
"اوراہل بیت ،اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں ،اہل بیت کے بارے میںمیں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں "(صحیح مسلم بروایت زید بن ارقم t)
اورآپ r نے فرمایا :"تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اوردوسروں کوسکھائے" (صحیح بخاری)
اورفرمایا :
"جوشخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلےگا ، تو اللہ اسے قیامت کےدن جنت کے راستہ پرچلائےگا ، اورجب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر(مسجد) میں اکھٹا ہوکراللہ کی کتاب کی تلاوت اورآپس میں اس کا مذاکرہ کرتے ہیں تو ان پرسکینت نازل ہوتی ہے ، اوراللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اورفرشتے ان کوگھیر لیتے ہیں ، اوراللہ انکا ذکراپنے پاس فرشتوں میں کرتا ہے ،اورجس شخص کو اسکا عمل پیچھے کردے اسے اسکا نسب اورخاندان آگے نہیں بڑھاسکتا "(صحیح مسلم بروایت ابوہریرہ t)
اس باب میں اوربھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں-
قرآن کریم کے بعد مطالعہ کے لئے بہترین کتابیں حدیث کی کتابیں ہیں ، جیسے صحیحین ،سنن اربعہ اورحدیث کی دیگرمعتمد کتابیں ،لہذا علم کی مجلسوں اورحلقوں کو قرآن کی تلاوت اوراس کی تعلیم وتدریس ،نیز حدیث شریف کے درس وتدریس سے آباد رکھنا چاہئیے ،اوریہ کام ایسے علماء کو کرنا چاہئے جن کے علم ودرایت اورنصیحت واستقامت پرلوگوں کواعتماد ہو، اورمناسب ومفید کتابوں میں سے ریاض الصالحین ،ترغیب وترہیب ،الوابل الصیب،عمدۃ الحدیث

الشریف ،بلوغ المرام ،اورمنتقی الأخبار وغیرہ بھی ہیں ،ان کتابوں کا مطالعہ فائدہ سے خالی نہیں ہے۔
رہا عقیدہ تواس موضوع پرلکھی گئی بہترین کتابوں میں "کتاب التوحید" ہے جو امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تالیف ہے،اوراسکی دوشرحیں
"تیسیرالعزیز الحمید " اور "فتح المجید" ہیں جو شیخ کے دوپوتے شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد ، اورشیخ عبد الرحمن بن حسن بن محمد رحمہما اللہ کی تالیف ہیں –
انہی عمدہ کتابوں میں سے امام محمد بن عبدالوہاب کی تالیف مجموعہ التوحید ، اورشیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیفات :کتاب الإیمان ،القاعدہ الجلیلہ فی التوسل والوسیلہ ،العقیدہ الواسطیہ ،التدمریہ ،اورالحمویہ بھی ہیں، اسی طرح مفید کتابوں میں زاد المعاد فی ہدی خیرالعباد ،الصواعق المرسلہ علی الجہمیہ والمعطلہ، اجتماع الجیوش الإسلامیہ ،العقیدہ النونیہ ، اغاثۃ اللہفان من مصائد الشیطان بھی ہیں ،یہ سب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی تالیف ہیں۔
انہی میں سے ابن ابی العزکی "شرح العقیدۃ الطحاویۃ" شیخ الإسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی "منہاج السنۃ النبویہ " اوراقتضاءالصراط المستقیم " ابن خزیمہ کی "کتاب التوحید"عبد اللہ بن امام احمد کی "کتاب السنۃ"شاطبی کی "کتاب الإعتصام" اوران کے علاوہ اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے بیان میں دیگرعلماء سلف کی لکھی ہوئی کتابیں بھی ہیں –
نیز اس سلسلہ میں جامع ترین کتاب" مجموع فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیہ "اور"الدررالسنیۃ فی الفتاوی النجدیۃ" ہیں ،جنہیں علامہ شیخ عبد الرحمن بن قاسم رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے –
سوال 9:
بعض مسلم معاشرے میں لوگ مذاق کے طورپرایسے الفاظ بول جاتے ہیں جن میں کفریا فسق پایا جاتا ہے ، اسلئےبہترہوگا کہ آپ اس مسئلہ پرروشنی ڈالدیں ،نیزیہ بیان کردیں ، کہ اہل علم اوردعاۃ کا اس سلسلہ میں کیا رویہ ہوناچاہئے؟
جواب :
اس میں کوئی شک نہیں کہ مذاق میں جھوٹ اورکفریہ کلمات کا استعمال بہت بڑا گناہ ہے، اورجب یہ لوگوں کے درمیان ان کی مجلسوں میں ہو تو اورہی خطرناک ہو جاتا ہے ، لہذا ایسے مذاق سے دوررہناانتہائی ضروری ہے ، چنانچہ اللہ تعالی اس بات سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِؤُونَ} (65سورة التوبة
اے پیغمبر! اگرآپ ان سے پوچھیں تو وہ یہی کہیں گے کہ ہم تویوں ہی گپ شپ اوردل لگی کررہے تھے ، تو کہ دیجئے کہ کیا تم اللہ اوراسکی آیتوں اوراسکے رسول سے ہنسی ٹھٹھا کرتے ہو ،بہانے مت بناؤ، تم ایمان لاکرپھر کافرہوگئے۔
بہت سے علماء سلف کا کہنا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جنہوں نے نبی **r** کے ساتھ سفرمیں آپس میں اس قسم کی بات کہی کہ ہم نے

اپنے ان قاریوں جیساپیٹو،جھوٹا، اورمڈبھیڑ کے وقت بزدل کسی کو نہیں دیکھا ،تو اللہ نے انکے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی-
نیز صحیح سندسے ثابت ہے کہ نبی r نے ارشاد فرمایا:"
بربادی ہو اس شخص کے لئے جوکوئی چیزبیان کرے پھر جھوٹ بولے تاکہ وہ اس سے دوسروں کوہنسائے ،بربادی ہواسکے لئے ،پھر بربادی ہواسکے لئے "
(ابوداؤد ،ترمذی ،نسائی بسند صحیح)
پس اہل علم اورتمام مومن مرد اورعورتوں پرواجب ہےکہ وہ خود اس سے بچیں اوردوسروں کوبھی اس سے بچنے کی تاکید کریں ، کیونکہ یہ فعل انتہائ خطرناک ،بڑاہی نقصان دہ اورانجام کےلحاظ سے بے حد برا ہے –
اللہ ہمیں اورتمام مسلمانوں کو اس برائی سے عافیت میں رکھے ، اورہم سب کو سیدھے راستہ پرچلنے کی توفیق دے ، بے شک وہ سننے والا،قبول کرنے والاہے-
سوال 10:
بسا اوقات انسان کے دل میں خصوصاً توحید اورایمان سے متعلق برے خیالات اوروسوسے کھٹکتے ہیں ، تو کیا اس پر اس کی گرفت ہوگی؟
جواب :
صحیحین اوران کے علاوہ دیگرکتب حدیث میں نبی کریم r سے ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
"بے شک اللہ نے میری امت سے ان باتوں کو درگزرکردیا ہے جوانہوں نے اپنے دل میں سوچا ، لیکن نہ اسے کیا اورنہ زبان سے کہا"
اوریہ بھی ثابت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دل میں پیدا ہونے والے ان وسوسوں کے متعلق آپ سے دریافت کیا جن کا ذکرمذکورہ سوال میں اشارۃً ہوا ہے ،تو آپ r نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ " یہی تو صریح ایمان ہے"
نیزآپ r نے ارشاد فرمایا :
"لوگ باہم سوال کرتے رہتے ہیں ، یہاں تک کہ یہ سوال بھی آجاتا ہے کہ ان ساری مخلوقات کو اللہ نے پیدا کیا ہے تو آخر اللہ کو کس نے پیدا کیا ؟ پس جب کوئی شخص اس قسم کی چیز محسوس کرے تو کہے :میں اللہ اوراسکے رسول پر ایمان لایا"
ایک دوسری روایت میں ہے :
" تووہ اللہ سے پناہ مانگے اوراس چیز سے بازآجائے " (صحیح مسلم)
سوال11:
بعض طالب علم اپنے اجتہاد سے ایسی چیز کی مخالفت کربیٹھتے ہیں جو دین میں بدیہی طورپرمعلوم ہے ،توکیا جوچیز دین میں بدیہی طورپرمعلوم ہو اس میں اجتہاد ممکن ہے ؟ہماری خواہش ہے کہ آپ اس مسئلہ میں خصوصیت کے ساتھ ہماری رہنمائی فرمائیں؟
جواب:

ہروہ چیزجودین میں کتاب وسنت کی واضح دلیلوں سے یا اجماع سلف سے معلوم ہو اس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پراجماع ہے کہ اس پرایمان لانا اورعمل کرنا ،نیز اس کے مخالف ہرچیز کو چھوڑدینا واجب ہے ،اوریہ ایک ایسا اہم اصول ہے جس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں،اجتہاد درحقیقت ان اختلافی مسائل میں ہوتا ہے جن کے دلائل کتاب وسنت سے واضح نہ ہوں، پس جس کا اجتہاد صحیح ہوگیا اسے دہرااجرملےگا ،اورجس سے چوک ہوگئی اس کے لئے ایک اجرہے،مگراجتہاد ان علماء کے لئے درست ہے جن کے اندرصدق واخلاص کے ساتہ حق کی جستجو اورجدوجہد کرنے کی صلاحیت ہو ، جیسا کہ صحیحین میں عمروبن العاص **t** سے روایت ہے کہ نبی **r** نے ارشاد فرمایا:

"جب کسی حاکم نے اجتہاد کرکے کوئی فیصلہ کیا اوروہ صحیح ہوگیا تواسے دہرا اجرملے گا ،اوراگرغلط ہوگیا تواسکے لئے ایک اجرہے "

سوال12:

جوشخص الله کویا اسکے رسول کوبرابھلاکہے، یا ان کی توہین وتنقیص کرے ، اسکا کیا حکم ہے؟ اورجوشخص الله کی واجب کی ہوئی کسی چیزکا انکارکرے ،یا الله کی حرام کی ہوئی کسی چیزکوحلال سمجھے ،اسکا کیا حکم ہے ؟ تفصیل کے ساتہ جواب سے نوازیں، کیونکہ یہ برائیاں لوگوں میں کثرت سے پائی جارہی ہیں ؟

جواب:

جوشخص الله کو، یا الله کے رسول محمد **r** کو،یاآپ کے علاوہ دیگررسولوں کو، یادین اسلام کوکسی بھی طرح سے سب وشتم کرےاوربرابھلاکہے ،یا الله اوراسکے رسول کی توہین اوراستہزاءکرے ،تووہ تمام مسلمانوں کے اجماع کے مطابق کافراورمرتد ہے،بھلے ہی وہ اسلام کا دعوی'کرے ،الله تعالی کا ارشاد ہے:﴿ قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِؤُونَ} (65) لاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (66) سورة التوبة

اے پیغمبر!کہ دیجئے کیا تم الله اوراسکی آیتوں اوراسکے رسول کا مذاق اڑاتےہو،بہانے مت بناؤ،تم ایمان لاکرپھرکافرہوگئے –

امام ابن تیمیہ رحمہ الله نے اس مسئلہ کی تمام دلیلوں کو اپنی کتاب"الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں بڑی تفصیل کے ساتہ ذکرکیا ہے ، جسے مزید دلیلوں کے جاننے کا شوق ہو وہ اس کتاب کی طرف رجوع کرے ، جو بڑی مفید نیز وسیع العلم اورجلیل القدر امام کی تالیف ہے-

یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جو الله کی واجب کردہ کسی چیز کا انکارکرے جسکی فرضیت بدیہی طور پرمعلوم ہو، جیسے نماز ،یازکو'ة،یا رمضان کے روزے ،یا صاحب استطاعت کے حق میں حج،یاوالدین کے ساتہ حسن سلوک کی فرضیت کا انکار،یا الله کی حرام کردہ کسی ایسی چیز کوحلال ٹھرائے جس کی حرمت بدیہی طورپر اوراجماع سلف سے معلوم ہو،جیسے شراب نوشی ،یاوالدین کی نافرمانی ،یا ناحق لوگوں کے خون اورمال پردست درازی ،یا سودخوری

وغیرہ کوحلال جاننا ، توایسا کرنے والا کافراوردین سے خارج ہے ،بھلے ہی وہ اسلام کا دعوی'کرے ، علمائے کرام نے حکم مرتد کےباب میں ان مسائل پراورانکے علاوہ دیگرنواقض اسلام پرتفصیلی بحث کی ہے اوران کے دلائل کو خوب وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، جسے مزید معلومات مطلوب مقصود ہو وہ حنبلی ،شافعی، مالکی ،حنفی اوردیگرمذہب کے علماء کی کتابوں میں اس باب کی طرف رجوع کرے ، ان شاء اللہ اسے ان کتابوں میں کافی وشافی بحث ملے گی.

واضح رہے کہ اس معاملہ میں کوئی اپنی جہالت ولاعلمی کا دعوی'کردینے سے معذورنہیں سمجھا جائیگا،کیونکہ یہ سارے مسائل مسلمانوں کے درمیان معروف ہیں، اورانکا حکم قرآن وحدیث میں بالکل ظاہرہے ، واللہ ولی التوفیق-

سوال 13:

موجودہ دورمیں جادو کا استعما ل اورجادوگروں کے پاس آنا جانا کثرت سے ہو رہا ہے ،اس کا کیا حکم ہے؟ اورسحرزدہ شخص کے علاج کا جائز طریقہ کیا ہے؟

جواب:

جادو، ہلاک کردینےوالے کبیرہ گناہوں میں سے ہے،بلکہ یہ نواقض اسلام میں سے ہے ، جیساکہ اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَاتَّبَعُواْ مَا تَتْلُواْ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُواْ لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ(102) وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُواْ واتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّه خَيْرٌ لَّوْ كَانُواْ يَعْلَمُونَ } (103) سورة البقرة

اورانہوں نے اس چیز کی پیروی کی جسے سلیمان کی بادشاہت میں شیطان پڑھا کرتے تھے ، حالانکہ سلیما ن نے کفرنہیں کیا ،البتہ یہ شیاطین کافرتھےجولوگوں کو جادو سکھاتے تھے اوروہ باتیں جوشہربابل میں دوفرشتوں ہاروت اورماروت پراتاری گئی تھیں ، اوروہ دونوں کسی کو جادو نہیں سکھلاتے تھے جب تک یہ نہیں کہ دیتے کہ ہم آزمائش ہیں ،تو تم کفرمت کرو ،پھربھی لوگ ان دونوں سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جس کے ذریعہ شوہراوربیوی میں جدائی کرادیں ، حالانکہ اللہ کے حکم کے بغیروہ جادو سے کسی کو نقصان نہیں پہنچاسکتے ،اورایسی باتیں سیکھتے تھے جن میں فائدہ کچہ نہیں ،نقصان ہی نقصان ہے، حالانکہ انہیں اسکا علم تھاکہ جوکوئی جادو خریدےگا اسکے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اوربہت ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلہ انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا، کاش کہ یہ لوگ جانتے، اوراگروہ ایمان لے آتے اوراللہ کا تقوی' اختیارکرتے تو اللہ کے پاس سےجوثواب ملتا وہ انکے حق میں بہترتھا ، اگروہ یہ جانتے –

مذکورہ بالادونوں آیتوں‌میں اللہ نے یہ خبردی ہے کہ شیطان لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے ، اورلوگ اسے سیکھ کرکافرہوجاتے تھے ، اوریہ بتایا ہے کہ دونوں فرشتے (ہاروت وماروت) جسے بھی جادو سکھلاتے تھے اسے پہلے یہ بتلادیتے تھے کہ ہم آزمائش ہیں ،اورہم جو سکھلاتے ہیں وہ کفرہے-
اوراللہ نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جادو سیکھنےوالے ایسی چیز سیکھتے ہیں جن میں انکا کوئی فائدہ نہیں ،نقصان ہی نقصان ہے، اورانکے لئے اللہ کے یہاں آخرت میں خیر کا کوئی حصہ نہیں –
اوریہ بھی بیان کیا ہے کہ جادو گراپنے جادو سے میاں اوربیوی کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اوروہ اللہ کے " اذن" (حکم) کے بغیرکسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتے -
یہاں "اذن" سے مراد اذن شرعی نہیں بلکہ اذن کونی وقدری ہے، کیونکہ کائنات میں جتنی چیزیں واقع ہوتی ہیں وہ سب اللہ کے قدری اذن سے ہوتی ہے ، اوراسکی بادشاہت میں کوئی ایسی چیز ہرگز واقع نہیں ہوسکتی جسے وہ کون وقدر کے لحاظ سے نہ چاہے-
اوراللہ تعالی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ جادوایمان اورتقوی' کی ضد ہے-
مذکورہ بیان سے معلوم ہواکہ جادو کفراور ضلالت ہے، اورجادو کرنے والا اگراسلام کا مدعی ہے تو وہ اسلام سے خارج ہے، چنانچہ صحیحین میں ابوہریرہ **t** سے مروی ہے کہ نبی **r** نے ارشاد فرمایا :
"سات مہلک گناہوں سے بچو،لوگوں نے کہا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسول **r** !
آپ نے فرمایا :اللہ کے ساتھ شرک ، جادو ،اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کاناحق قتل ، سودخوری ،یتیم کا مال کھانا ،لشکرکشی کے دن پیٹھ پھیرکربھاگنا ،اورپاکدامن ،بھولی بھالی مومن عورتوں پرزناکی تہمت لگانا "
اس صحیح حدیث میں نبی **r** نے یہ بیان فرمایا ہے کہ شرک اورجادو سات مہلک گناہوں میں سے ہیں ، اورشرک ان میں بڑا ہے ،کیونکہ یہ تما م گناہوں میں سب سے بڑا ہے ، اورجادو بھی انہی میں سے ہے ،یہی وجہ ہے کہ رسول **r** نے اسے شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے ،کیونکہ جادوگروں کی جادو تک جورسائی ہوتی ہے وہ شیطانوں کی عبادت ،نیز دعا ، ذبح نذراوراستعانت وغیرہ جیسی عبادتوں کے ذریعہ ان کا تقرب حاصل کرنے سے ہی ہوتی ہے ،چنانچہ امام نسائی نے ابوہریرہ **t** سے روایت کیا ہے کہ نبی **r** نے ارشاد فرمایا :"جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا ، اورجس نے جادو کیا اسنے شرک کیا ، اورجس نے کوئی ایسی چیز لٹکائی وہ اسی کے حوالے کردیاگیا "
یہ حدیث سورہ فلق میں اللہ کے قول : {وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ} (4) سورة الفلق کی تفسیرہے ،مفسرین کا کہنا ہے کہ "نفاثات " سے مراد وہ جادوگرنیاں ہیں جو لوگوں کو اپنے ظلم واذیت کا نشانہ بنانے کی غرض سے شیطانوں کا تقرب حاصل کرنے کے لئے گرہیں لگاتی اوران میں شرکیہ کلمات پڑھ کرپھونکتی ہیں –

جادوگر کے حکم کے بارے میں اہل علم کا یہ اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرواکے اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی ، یا جب اس کے سلسلہ میں جادو کا ثبوت مل جائے تو بغیرتوبہ کروائے ہرحال میں اسے قتل کردیا جائیگا . اوریہی دوسرا قول ہی درست ہے ، کیونکہ جادوگرکا وجود اسلامی معاشرہ کے لئے ضرررساں ہے جبکہ وہ عموماً سچی توبہ نہیں کرتے ، نیز اسکے باقی رہنے میں مسلمانوں کے لئے بہت بڑا خطرہے-

یہ قول اختیارکرنے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ عمر **t** جو خلفائے راشدین میں دوسرے خلیفہ ہیں ، جن کی سنت کی اتباع کرنے کارسول **r** نے حکم دیا ہے انہوں نے بغیرتوبہ کروائے جادوگروں کوقتل کرنے کا حکم دیا تھا- نیزوہ روایت بھی ہے جسے امام ترمذی نے جندب بن عبداللہ البجلی یا جندب الخیرازدی سے مرفوعا اورموقوفا روایت کیا ہے :"جادوگرکی سزا تلوار سے اسکی گردن ماردینا ہے"

مگرمحدثین کے نزدیک صحیح بات یہی ہے کہ یہ جندب پرموقوف ہے-

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کوقتل کرنے کا حکم دےدیا جس نے ان پرجادو کردیا تھا – چنانچہ توبہ کروائے بغیرہی وہ قتل کردی گئی –

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توبہ کروائے بغیرجادوگرکوقتل کرنا نبی **r** کے تین صحابہ یعنی عمر، جندب اورحفصہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے-

مذکورہ بیان سے یہ معلوم ہواکہ جادوگرکے پاس جانا، ان سے کوئی چیز پوچھنا اوران کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرنا جائز نہیں ، جس طرح کاہنوں اورنجومیوں کے پاس جانا جائزنہیں ،نیز جب کسی کے بارے میں جادو کا استعمال اس کے اقرار سے یاشرعی دلائل سے ثابت ہوجائے توتوبہ کروائے بغیر اسکا قتل کردینا واجب ہے-

رہا جادو کا علاج ،تویہ مشروع طورپر جھاڑپھونک اورجائز ونفع بخش دواؤں سے کیا جائیگا ، اوراسکا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ سحرزدہ شخص پرسورہ فاتحہ ،آیت الکرسی ،سورہ اعراف ،یونس اورطہ وغیرہ میں سحر سے متعلق وارد آیتوں ،نیز قل یا أیها الکافرون ،قل هوالله أحد، قل أعوذ برب الفلق، اورقل أعوذبرب الناس وغیرہ پڑھ کردم کیا جائے، مستحب یہ ہے کہ آخرالذکر تین سورتیں درج ذیل صحیح ومشہوردعا کے ساتہ تین تین بارپڑھی جائیں ، جسے نبی **r** مریضوں کے علاج کے لئے اپنی دعامیں پڑھا کرتے تھے ،اوروہ دعا یہ ہے:" اللہم ّربَّ الناس،اَذہب البأس َ،واشفِ أنتَ الشافی،لاشفاءَ إلا شفاؤک،شفاءً لایُغادرسُقماً"

اے اللہ!لوگوں کے مالک ،توبیماری دورکردے اورشفادیدے، توہی شفا دینے والا ہے ، تیرے شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ، ایسی شفا جوکوئی بیماری نہ چھوڑے.

نیز وہ دعا پڑھے جس کے ذریعہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی r پر دم کیا تھا، اوروہ دعا یہ ہے :"بسم اللہ أرقیک من کل شیئٍ یُوذیک ،ومن شرکل نفس أوعینِ حاسدٍ اللہ ُیشفیکَ، بسم اللہ أرقیکَ"
اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پردم کرتا ہوں ،اللہ تمہیں ہرتکلیف دہ چیز سے، اورہرمخلوق کے شرسے یا حاسد کی بری نظرسے شفادے ،اللہ کے نام کے ساتہ میں تم پردم کرتا ہوں-
یہ دعا اللہ کے حکم سے مفید ترین علاج ہے-
ایک علاج یہ بھی ہے کہ جس چیز کے بارے میں گمان ہوکہ اسی میں جادو کیا گیا ہے جیسے اون،گرہ لگے ہوئے دھاگے ، اوراسکے علاوہ ہروہ چیز جس میں جادو کیا جاسکتا ہے اسے ختم کردیا جائے ، اورسحرزدہ شخص شرعی دعاؤں کا بھی اہتمام کرے ،مثلا صبح اورشام تین تین مرتبہ اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ ہرمخلوق کے شرسے پناہ مانگے ،فجراورمغرب کی نمازوں کے بعد تین تین بارقل ھواللہ أحد ،قل أعوذبرب الفلق ، اورقل أعوذبرب الناس پڑھے ، اورہرفرض نماز کےبعد اورسونے کے وقت آیت الکرسی پڑھے-
اسی طرح صبح اورشام تین تین باریہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے :" بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الأرض ولا فی السماء ، وھو السمیع العلیم"
اللہ کے نام کے ساتہ (میں نے صبح اورشام کی) جس کے نام کے ساتہ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی نہ زمین میں اورنہ آسمان میں ، اوروہ سننے والا ، جاننے والا ہے-
یہ ساری دعائیں نبی r سے ثابت ہیں ، ساتہ ہی وہ اللہ سے حسن ظن رکھے اوراس بات پرایمان رکھے کہ یہ دعائیں اوردوائیں محض اسباب ہیں ، شفا دینا اللہ کے ہاتہ میں ہے ، اللہ چاہے گا تو ان سے فائدہ پہنچائیگا ، اورچاہےگا تو انہیں بے اثر کردیگا ، کیونکہ ہرچیز میں اس کی زبردست حکمت ہے، وہ ہرچیز پرقادر اورہر چیز کا جاننے والا ہے ، وہ اگر کچہ دے تو کوئی روکنے والا نہیں ، اورجوروک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ، اورجو فیصلہ کردے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ، اسی کی بادشاہت ہے اوراسی کے لئے تعریف ، اوروہی ہرچیز پر قادرہے ، اورتوفیق دینا اسی کا کا م ہے –
سوال 14:
اس دور میں نفاق اورمنافقین کا کافی زوروشور ہے، نیز اسلام اورمسلمانوں کی مخالفت میں انکے متعدد وسائل ہیں ، اسلئے بہتر ہوگا کہ آپ مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے منافقین کے اوصاف ،نفاق کے اقسام ، اوراسکے خطرات پر روشنی ڈالدیں ؟
جواب:
نفاق کے خطرات زبردست ،اورمنافقین کی شرارتیں بے شمارہیں ، جیساکہ اللہ تعالی نے اپنی مقدس کتاب میں سورہ بقرہ وغیرہ میں ، اورنبی r و نے احادیث میں ان کے اوصاف وضاحت کے ساتہ بیان فرمائے ہیں ، چنانچہ ان کے اوصاف کےمتعلق اللہ تعالی کا ارشاد ہے : {وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّهِ وَبِالْيَوْمِ

الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ} (8) {يُخَادِعُونَ اللّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُم وَمَا يَشْعُرُونَ} (9) {فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّهُ مَرَضاً وَلَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ} (10) سورة البقرة

اورلوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اورآخرت کے دن پر ایمان لائے ، حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں ، یہ اللہ اورمومنوں سے دغابازی کرتے ہیں ، حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو دغادے رہے ہیں لیکن وہ نہیں سمجھتے ، ان کے دلوں میں بیماری ہے ، پھر اللہ نے ان کو اورزیادہ بیمار کردیا، اوران کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب ہے-

اورفرمایا :﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُواْ إِلَى الصَّلاَةِ قَامُواْ كُسَالَى يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلاَ يَذْكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيلاً} (142) مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَؤُلاء وَلاَ إِلَى هَؤُلاء وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً} (143) سورة النساء

بے شک منافقین اللہ کے ساتھ دغابازی کرتے ہیں ، حالانکہ وہی ان کو دھوکہ میں ڈالے ہوئے ہے ، اورجب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکساتے ہوئے ، لوگوں کو دکھاتے ہیں ، اوراللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں ، یہ بیچ میں ڈانواڈول ہیں ، نہ ادھرکے ہیں نہ ادھرکے-

اسی طرح سورہ توبہ وغیرہ میں بھی اللہ تعالی نے ان کے بعض دیگراوصاف کا تذکرہ کیا ہے-

خلاصہ کلام یہ ہے کہ منافقین زبان سے تو اسلام کا دعوی' کرتے ہیں ، مگراخلاق وکردارسے اس کی مخالفت کرتے اورمسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ، جیسا کہ اللہ تعالی نے مذکورہ بالا آیتوں میں اوردیگر آیات میں بیان کیا ہے-

نفاق کی دوقسمیں ہیں : اعتقادی اورعملی ، منافقین کے جن اوصاف کا ذکر اللہ تعالی نے سورہ بقرہ اورسورہ نساء میں کیا ہے وہ نفاق اعتقادی ہے ، اورایسے منافقین کا کفریہود ونصاری' اوربت پرستوں کے کفرسے زیادہ سنگین ہے ، کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ہیں ، اورانکا معاملہ اکثرلوگوں پرمخفی ہوتا ہے ، اورانکے بارے میں اللہ تعالی نے خبردی ہے کہ یہ قیامت کے دن جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوں گے-

رہا نفاق عملی، تو اسکی صورت یہ ہےکہ اللہ پر، اسکے رسول پر اورآخرت کے دن پرایمان رکھتے ہوئے منافقوں کے بعض ظاہری اوصاف اپنالئے جائیں ، جیسے جھوٹ ،خیانت اورنمازباجماعت سے کاہلی وغیرہ-

منافقین کے بعض اوصاف سے متعلق نبی **r** کا ارشاد ہے:

" منافق کی تین علامتیں ہیں :" جب بات کرے تو جھوٹ بولے ،وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے ، اوراسکے پاس امانت رکھی جائے توخیانت کرے "

اورفرمایا :" منافقوں پر سب سے گراں عشاء اورفجر کی نمازیں ہیں ، اوراگرانہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو یہ ان نمازوں میں ضرور حاضرہوں گے، چاہے سرین کے بل گھسٹ کرہی کیوں نہ آنا پڑے"

اس باب میں اوربھی بہت سی آیات اوراحادیث وارد ہیں –
لہذا ہرمومن مرد وعورت پرواجب ہے کہ وہ ان کے صفا ت سے مکمل پرہیز کریں ، اس سلسلہ میں منافقوں کے اوصاف سے متعلق قرآنی آیا ت اوراحادیث صحیحہ میں غوروتدبر کرنے سے کافی مدد ملے گی-
ہماری دعا ہےکہ اللہ تعالی ہمیں اورتمام مسلمانوں کودین سمجھنے ، اس پرثابت قدم رہنے ،شریعت کے خلاف ہرچیز سے دوررہنے ، اوراخلاق وافعال میں دشمنوں کی مشابہت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے ،بیشک وہی توفیق دینے والا ہے –

فہرس
عقیدہ

سوال صفحہ

داڑھی بڑھانے اورلباس کو ٹخنوں سے اوپررکھنے وغیرہ کا مذاق اڑایا جاتا ہے،کیا دین کے ساتھ اس طرح کا مذاق کرنے سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتاہے؟

8-عقیدہ کے موضوع پرآپ کن کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت کرتے ہیں؟ 26-24

9-بعض مسلم معاشرے میں لوگ مذاق کے طورپرایسے الفاظ بول جاتے ہیں جن میں کفریا فسق پایا جاتا ہے، اسلئے بہترہوگا کہ آپ اس مسئلہ پرروشنی ڈالدیں ،نیزیہ بیان کردیں کہ اہل علم اوردعاۃ کا اس سلسلہ میں کیا رویہ ہونا چاہئے؟ 27-26

10-بسا اوقات انسان کے دل میں خصوصاً توحید اورایمان سے متعلق برے خیا لات اوروسوسے کھٹکتے ہیں ،توکیا اس پراسکی گرفت ہوگی؟ 27

11-بعض طالب علم اپنے اجتہاد سے ایسی چیزکی مخالفت کربیٹھتے ہیں جودین میں بدیہی طورپرمعلوم ہے،توکیا جوچیزدین میں بدیہی طورپرمعلوم ہو اس میں اجتہاد ممکن ہے؟ 28-27

12-جوشخص اللہ کو یا اسکے رسول کو برابھلاکہے یا ان کی توہین وتنقیص کرے اسکا کیا حکم ہے؟ اورجوشخص اللہ کی واجب کی ہوئی کسی چیز کا انکارکرےیا اللہ کی حرام کی ہوئی کسی چیز کو حلال سمجھے اسکا کیا حکم ہے؟ 29-28

13-ﷺموجودہ دور میں جادو کا استعمال اورجادوگروں کے پاس آنا جانا کثرت سے ہورہا ہے ،اسکا کیا حکم ہے ؟اورسحرزدہ شخص کے علاج کا جائز طریقہ کیا ہے؟ 32-29

14-اس دورمیں نفاق اورمنافقین کا کافی زوروشورہے، نیز اسلام اورمسلمانوں کی مخالفت میں ان کے متعدد وسائل ہیں،اسلئے بہترہوگاکہ آپ منافقین کے اوصاف ، نفاق کے اقسام اوراسکے خطرات پرروشنی ڈال دیں ؟ 34- 32